نمبر ۶۶ | مورخہ ۲ دسمبر ۱۹۳۰ء | یوم سہ شنبہ | مطابق ۱۱ رجب المرجب ۱۳۴۹ھ | جلد ۱۸

مدینۃ المسیح

(۱) حضرت خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کے کان میں ابھی تک کچھ تکلیف باقی ہے۔ آواز اچھی طرح سنائی نہیں دیتی کان بوجھل رہتے ہیں۔ یہ تکلیف گلے کی تکلیف کے ساتھ ملی ہوئی ہے Middle ear Catarrh تشخیص کی گئی ہے۔

(۲) ۲۹ نومبر مولوی اللہ دتا صاحب مولوی فاضل کا رخصتانہ ہوا۔ حضرت خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ نے بھی اس تقریب میں شمولیت فرمائی۔ بہت سے احباب منشی محمد عبد اللہ صاحب بوتالوی کے گھر تشریف لے گئے جن کی چائے اور مٹھائی سے منشی صاحب نے تواضع کی۔ ۳۰ نومبر مولوی صاحب نے دعوت ولیمہ دی۔

(۳) ایک جرمن سیاح جو چین اور تبت وغیرہ کا پیدل سفر کر چکا ہے۔ یہاں آیا۔

ملفوظات حضرت مسیح موعود علیہ السلام

ایمان بالغیب کی حقیقت

"جاننا چاہیئے۔ کہ خدا تعالیٰ اور عالم مجازات اور دیگر امور مبدء اور معاد کے ماننے میں فلسفیوں کا طریقہ انبیاء علیہم السلام کے طریقہ سے بہت مختلف ہے۔ نبیوں کے طریق کا اصل اعظم یہ ہے۔ کہ ایمان کا ثواب تب مترتب اور بارور ہوگا۔ کہ جب غیب کی باتوں کو غیب ہی کی صورت میں قبول کیا جائے۔ اور ظاہری حواس کی کھلی کھلی شہادتیں یا دلائل ہندسیہ کے یقینی اور قطعی ثبوت طلب نہ کئے جائیں۔ کیونکہ تمام و کمال مدار ثواب اور استحقاق قرب و توسل الٰہی کا تقویٰ پر ہے۔ اور تقویٰ کی حقیقت وہی شخص اپنے اندر رکھتا ہے جو افراط آمیز تفتیشوں اور لمبے چوڑے انکاروں اور ہر ہر جز کی موشگافی سے اپنے تئیں بچاتا ہے۔ اور صرف دور اندیشی کے طور سے ایک راہ کی سچائی کا دوسری راہوں پر غلبہ اور رجحان دیکھ کر حسن ظن قبول کر لیتا ہے۔ اسی بات کا نام ایمان ہے۔ اور اسی ایمان پر فیوض الٰہی کا دروازہ کھلتا ہے۔ اور دنیا و آخرت میں سعادتیں حاصل ہوتی ہیں۔ جب کوئی نیک بندہ ایمان پر محکم قدم مارتا ہے۔ اور پھر دعا اور نماز اور فکر اور نظر سے اپنی حالت علمی میں ترقی چاہتا ہے۔ تو خدا تعالیٰ خود اس کا متولی ہو کر اور آپ اس کا ہاتھ پکڑ کر درجہ ایمان سے درجہ عین الیقین تک اس کو پہنچا دیتا ہے مگر یہ سب کچھ بعد استقامت و مجاہدات و ریاضات و تزکیہ و تصفیہ نفس ملتا ہے۔ پہلے نہیں۔ اور جو شخص پہلے ہی تمام جزئیات کی بکلی صفائی کرنا چاہتا ہے۔ اور قبل از صفائی اپنے بد عقائد اور بد اعمال کو کسی حالت میں چھوڑنا نہیں چاہتا۔ وہ اس ثواب اور اس راہ کے پانے سے محروم ہے۔ کیونکہ ایمان اسی حد تک ایمان ہے۔ جب تک وہ امور جن کو مانا گیا ہے۔ کسی قدر پردہ غیب میں ہیں۔ یعنی ایسی حالت پر واقعہ ہیں۔ جو ابھی تک عقلی ثبوت نے ان پر احاطہ تام نہیں کیا۔ اور نہ کسی کشفی طور پر وہ نظر آتے۔ بلکہ ان کا ثبوت غلبہ ظن تک پہنچا ہے وبس۔"

(الحکم ۱۶ دسمبر ۱۸۹۹ء)

اخبار احمدیہ

ینگ مین احمدیہ ایسوسی ایشن بہاول پور کی سرگرمیاں

ینگ مین احمدیہ ایسوسی ایشن کے زیر اہتمام سیرت نبوی سے طلباء گورنمنٹ کالج کو آگاہ کرنے کی غرض سے دو اجلاس منعقد ہوئے۔ جن میں احمدی وغیر احمدی طلبہ نے مفید و دلچسپ تقاریر کیں۔

پہلا اجلاس یکم نومبر کو احمدیہ لاج میں بصدارت شیخ ضیاءالدین صاحب ایم۔ اے۔ بی ٹی۔ منعقد ہوا۔ راجہ الٰہی بخش صاحب ناصر نے تلاوت قرآن کریم کی۔ اور مسٹر عبدالرحمٰن صاحب فورتھ ایر نے ایک نعت ترنم کے ساتھ پڑھی۔ راجہ الٰہی بخش صاحب۔ مسٹر عبدالغنی صاحب فاروقی فورتھ ایر اور مسٹر محمد ابراہیم صاحب فرسٹ ایر نے سیرت نبوی کے مختلف پہلوؤں پر پُر از معلومات اور دلآویز تقاریر کیں۔ پروفیسر اخوند غلام حسن صاحب ایم۔ اے نے بھی رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے احسانات پر ایک نہایت جامع اور عالمانہ تقریر کی۔

دوسرا اجلاس ۸ر نومبر کو ہوا۔ اخوند اقبال محمد صاحب فورتھ ایر نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو ایک ذات بابرکات ثابت کیا۔ پروفیسر غلام حسین صاحب نے بھی ایک دلچسپ تقریر کی۔ پروفیسر انوار الحق صاحب نے ایسوسی ایشن کے کاموں پر تبصرہ کرتے ہوئے انکی خدمات کی تعریف کی۔ اور آئندہ جلسوں میں خود عملی طور پر حصہ لینے کی امید دلائی۔ آخر میں صدر جلسہ نے مضامین پر مناسب ریمارک کرتے ہوئے درود شریف پر تقریر کی۔ دعا کے بعد جلسہ برخاست ہوا۔

(سیکرٹری ینگ مین احمدیہ ایسوسی ایشن بہاولپور)

کالجوں کے احمدی طلباء توجہ کریں

پنجاب یونیورسٹی نے امسال جرمن اور فرانسیسی زبانیں سکھانے کے لئے خاص انتظام کیا ہے۔ اور اس کے لئے باقاعدہ کلاسیں جاری کی ہیں۔ جن کا وقت ہر روز ½ ۵ بجے شام سے لیکر ½ ۶ بجے تک ہے۔ ماہواری فیس -/۴ روپیہ ہے۔ لاہور کے کالجوں کے لڑکے ان کلاسوں میں داخل ہو سکتے ہیں۔ یہ کلاسیں نومبر کی شروع ہوئی ہیں۔ اور اپریل تک جاری رہیں گی۔

ہمارے احمدی نوجوان طالبعلموں کے لئے یہ ایک نادر موقع ہے۔ وہ اس سے فائدہ اٹھا کر خدمت دین میں حصہ لے سکتے ہیں۔ مگر افسوس ہے۔ کہ اب تک انہوں نے اس کی طرف توجہ نہیں کی ہر احمدی مبلغ ہے۔ اور نہ صرف کسی ایک قوم کے لئے بلکہ دنیا کی ہر قوم کے لئے۔ اس لئے ہمارے دوستوں کو لازم ہے۔ کہ وہ اس موقع سے فائدہ اٹھائیں۔ اور یہ زبانیں ضرور سیکھیں۔ (خاکسار احمد حسن شاہ ابوالمعالی روڈ لاہور)

لجنہ اماء اللہ کی طرف سے ضروری اعلان

سالانہ جلسہ کے موقع پر احمدی خواتین کی دستکاری کی جو نمائش ہوگی۔ اس کے لئے نمائشی اشیاء زیادہ سے زیادہ دس دسمبر تک سکرٹری لجنہ کے پاس آجانی ضروری ہیں۔ تاکہ انہیں مناسب انتظام کے ساتھ رکھا جاسکے بہنیں جلد توجہ فرمائیں (سکرٹری لجنہ اماء اللہ قادیان)

مُسلمانانِ ہند کے سیاسی حقوق کے متعلق اہم تصنیف

جُوں جُوں گول میز کانفرنس کی کارروائی آگے بڑھ رہی ہے۔ مسلمانان ہند کے لئے اپنے سیاسی حقوق اور مطالبات کے متعلق تفصیلی واقفیت ضروری ہو رہی ہے۔ اِس کے لئے حضرت امام جماعت احمدیہ ایدہ اللہ تعالےٰ کی تازہ تصنیف سائمن رپورٹ پر تبصرہ سے بہتر اندر کوئی تصنیف نہیں۔ جو انگریزی میں چھپ کر شائع ہو چکی ہے۔ اور جو بذریعہ ہوائی جہاز لنڈن اس لئے پہنچائی گئی ہے کہ معاملات ہند کے متعلق تصفیہ کرتے ہوئے مسلمانوں کے حقوق کا خیال رکھا جائے۔ یہ کتاب اپنے موضوع کے لحاظ سے نہایت جامع ہے۔ اور قریباً پانسو صفحہ کا حجم ہونے کے باوجود قیمت صرف دو روپے چار آنے علاوہ محصولڈاک ہے۔ ہماری جماعت کے انگریزی دان اصحاب نہ صرف خود اس کا مطالعہ کریں۔ بلکہ دوسرے انگریزی خوانوں میں بھی اس کی اشاعت کریں ۔ دفتر پرائیویٹ سکرٹری قادیان سے طلب کی جائے۔

درخواستہائے دُعا

میرا اکلوتا بیٹا ایک سال سے بیمار ہے۔ اس کی صحت کے لئے۔ نیز مجھے چند ایک دینی و دنیاوی تکالیف در پیش ہیں۔ ان سے نجات کے لئے احباب دعا کریں۔

(خاکسار عبدالرحیم پراچہ منڈی بھلوال)

(۲) بعض حاسدوں نے میرے والد المکرم میاں نیاز محمد صاحب کے خلاف ایک مقدمہ بنایا ہے۔ احباب سے التجا ہے۔ کہ دردِ دل سے دعا فرمائیں۔ مولا کریم ان کو ہر ایک شر سے محفوظ رکھے۔ (خاکسار حافظ بشیر احمد جامعہ احمدیہ قادیان)

(۳) خاکسار کی والدہ سخت بیمار ہے۔ احباب صحت کے لئے دُعا کریں: (خاکسار۔ محمد ابراہیم احمدی ہومہ)

(۴) عرصہ سے میری صحت خراب ہے۔ احباب دعا فرمائیں۔ (خاکسار عبدالکریم ناقد پٹھان کوٹ)

(۵) میرا بھائی بشارت احمد ۳ ماہ سے بیمار ہے۔ احباب صحت کے لئے دعا کریں۔ (خاکسار ڈاکٹر نذیر احمد چک لالہ)

(۶) میری والدہ صاحبہ مدت سے بیمار ہیں۔ احباب ان کی صحت کے لئے دعا فرمائیں۔ (خاکسار فتح محمد احمدی از گوجرانوالہ)

(۷) میرا لڑکا سخت بیمار ہے۔ احباب صحت کے لئے دعا کریں: (فاطمہ بی بی بیوہ عبدالعزیز صاحب سیالکوٹ)

اِعلانات نکاح

یکم نومبر ۱۹۳۰ء کو حاجی عبدالقدیر صاحب شاہجہانپوری کی دختر محمودہ خاتون کا عقد محمد عثمان ولد بابو محمد عمر صاحب ساکن بریلی کے ساتھ ہوا۔ خطبہ حضرت مفتی محمد صادق صاحب نے پڑھا۔ دین مہر پانچہزار روپیہ مقرر ہوا۔

(خاکسار مختار احمد عفا اللہ از شاہجہانپور)

(۲) ۱۹ر نومبر۔ پیر فیض عالم صاحب ولد پیر محمد عالم صاحب قریشی ساکن گولیکی کا نکاح ثانی غلام فاطمہ دختر میاں غلام محمد صاحب سے چار صد روپے حق مہر پر خاکسار نے پڑھا۔ (خاکسار امام الدین امیر جماعت احمدیہ جیوکے)

ولادت

۱۱ر نومبر ۱۹۳۰ء کو مولا کریم نے اپنے فضل و کرم سے اس عاجز کو تیسرا لڑکا عنایت فرمایا۔ برادران احمدی دعا فرمائیں۔ کہ مولا کریم اس کو نیک کرے اور عمر دراز عطاء فرمائے۔ آمین۔ (عاجز محمد پریل احمدی کمال ڈیرہ سندھ)

دعائے مغفرت

میرا لڑکا منور احمد ۲۳ ... کو اپنے مالک حقیقی سے جاملا۔ جملہ بزرگان سلسلہ ہمارے لئے صبر و استقلال اور اس کے لئے مغفرت کی دعا فرمائیں۔

(خاکسار محمد سعید راولپنڈی)

(۲) میاں محمد عبداللہ صاحب (ڈسپنسر شیوان علاقہ ایران) ساکن قادیان ۱۹ر اکتوبر ۱۹۳۰ء کو گھوڑے سے گر کر فوت ہوگئے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون ط جس مقام پر مرحوم کی موت واقع ہوئی۔ وہاں کوئی احمدی نہ تھا۔ اس لئے احباب جنازہ غائب پڑھیں (خاکسار مرزا برکت علی امیر جماعت احمدیہ عبادان علاقہ ایران)

(۳) میاں نعمت صاحب حوالدار پنشنر ۱۴ر نومبر کو انتقال کر گئے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون ط احباب دعائے مغفرت کریں۔ (خاکسار چوہدری محمد علی خان سٹروعہ) (۴) ۱۱ر نومبر ۱۹۳۰ء بھائی دستگیر محمد صاحب اپنے مالک حقیقی سے جاملے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون ط احباب مرحوم کا جنازہ غائب پڑھیں۔ آپ دیوبند میں تن تنہا احمدی تھے۔ نہایت مخلص اور خوش اخلاق انسان تھے۔ (خاکسار عزیز) (۵) حاجی نبی بخش صاحب عمر ۸۰ سال موصی سکنہ گڑھ شنکر ضلع ہوشیارپور نے ۲۴ر اکتوبر کو وفات پائی۔ مرحوم متقی موصی تہجد گزار تھے۔ احباب دعائے مغفرت فرمائیں (خاکسار حاجی غلام احمد)

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الفضل

نمبر ۶۶ — قادیان دارالامان مورخہ ۲ دسمبر ۱۹۳۰ء — جلد ۱۸

"خدا کی قدرتِ ثانی"

خلافت احمدیہ کے مصدقوں کے لئے ایمان پرور مگر منکروں کو چونکا دینے والا بیان

گذشتہ پرچہ میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی اس تصنیف سے جو آپ نے اپنی جماعت کو اپنی وفات کی نہایت ہی غم انگیز اور پریشان کر دینے والی خبر پہنچانے کے لئے شائع فرمائی۔ چند اقتباسات پیش کر کے ثابت کیا گیا ہے۔ کہ ان میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اپنی جماعت کے لئے اپنے بعد جس چیز کو تسلی اور اطمینان حاصل کرنے کا ذریعہ قرار دیا۔ اور جس کا نام "قدرت ثانی" رکھا۔ وہ سلسلہ خلافت ہے۔ جس کی تعیین آپ نے خود رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی وفات کے بعد حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کے کھڑے ہونے سے کر دی۔ اب یہ بتایا جاتا ہے۔ کہ سلسلہ خلافت کو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اپنی جماعت کے لئے کس قدرت خیر و برکت کا باعث ٹھہرایا۔ اور اس کے ساتھ وابستگی کو کتنا اہم اور ضروری قرار دیا ہے۔

قدرتِ ثانی کا ظہور

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے سلسلہ خلافت کو ایسی "خدا تعالےٰ کی سنت" قرار دیا ہے۔ کہ "جب سے کہ اس نے انسان کو زمین میں پیدا کیا۔ ہمیشہ اس سنت کو وہ ظاہر کرتا رہا ہے" پس اس سنت کا اس زمانہ میں ظاہر ہونا بھی لازمی تھا۔ چنانچہ وہ ظاہر ہوئی۔ اور اس شان کے ساتھ ظاہر ہوئی۔ کہ جب اس کے ظہور کا وقت آیا۔ تو کوئی ایک فرد بھی اس کی مخالفت کی جرأت نہ کر سکا۔ اور وہ لوگ بھی جو خودسری اور سرکشی کے مرض میں مبتلا تھے۔ اور جن کا یہ مرض بعد میں زیادہ بڑھتا گیا۔ حتیٰ کہ دوسری خلافت کا انہوں نے انکار کر دیا۔ وہی اس سنت کے ظہور کے وقت اس کا اعلان کرنے والے ہوئے۔ اور انہوں نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے بعد خلیفہ کی اطاعت اپنے لئے اور ساری جماعت کے لئے ضروری سمجھی۔ اور اس کا اقرار بیعت کے ذریعہ کیا۔ اس سے ثابت ہو گیا۔ کہ خدا تعالےٰ کی جس سنت کی حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اپنی جماعت کو بشارت دی تھی۔ وہ نہایت صفائی کے ساتھ ظاہر ہوئی۔ اور تمام روکوں پر غالب آ کر ظاہر ہوئی۔

خلافتِ احمدیہ کی پہلی غرض

خدا تعالےٰ کی اس سنت کے ظاہر ہونے کی پہلی غرض حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے یہ بیان فرمائی ہے۔ کہ "خدا تعالےٰ کے نبی اور رسول جس راستبازی کو وہ دنیا میں پھیلانا چاہتے ہیں۔ اس کی تخم ریزی انہیں کے ہاتھ سے کر دیتا ہے۔ لیکن اس کی پوری تکمیل ان کے ہاتھ سے نہیں کرتا۔ بلکہ ایسے وقت میں ان کو وفات دیکر جو بظاہر ایک ناکامی کا خوف اپنے ساتھ رکھتا ہے۔ مخالفوں کو ہنسی اور ٹھٹھے اور طعن اور تشنیع کا موقعہ دیدیتا ہے۔ اور جب وہ ہنسی ٹھٹھا کر چکتے ہیں۔ تو پھر ایک دوسرا ہاتھ اپنی قدرت کا دکھاتا ہے۔ اور ایسے اسباب پیدا کر دیتا ہے۔ جن کے ذریعہ سے وہ مقاصد جو کسی قدر ناتمام رہ گئے تھے۔ اپنے کمال کو پہنچتے ہیں"۔

گویا خدا تعالےٰ اپنے مامور اور مرسل کے ذریعہ جس راستبازی کو دنیا میں پھیلانا چاہتا ہے۔ مامور کے ذریعہ اس کی صرف تخم ریزی کراتا ہے۔ اور وہ مقاصد جو نبی سے کراتا ہے۔ نبی کی زندگی میں کسی قدر ناتمام رہ جاتے ہیں۔ لیکن اس تخم ریزی کا پھل اور ان مقاصد کی تکمیل سلسلہ خلافت کے ذریعہ ہوتی ہے پس جب خدا تعالےٰ کی یہ دائمی سنت ہے۔ کہ نبی اور رسول کی تخم ریزی کا نتیجہ خلافت کے زمانہ میں نکلتا ہے۔ اور نبی کے مقاصد کی تکمیل خلفاء کے ذریعہ ہوتی ہے۔ اور حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام اپنی وفات کے بعد اپنی جماعت کے لئے بھی اس سنت کا ظاہر ہونا ضروری قرار دیتے ہیں۔ اور یہاں تک فرماتے ہیں۔ کہ "اب ممکن نہیں ہے۔ کہ خدا تعالےٰ اپنی قدیم سنت کو ترک کر دیوے"۔ تو صاف ظاہر ہو گیا۔ کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ذریعہ خدا تعالےٰ نے جس راستبازی کی تخم ریزی کرائی۔ اس کا پھل اور آپ کی بعثت کے جو مقاصد قرار دیئے۔ ان کی تکمیل آپ کے خلفاء کے ذریعہ ہی ہوگی۔

اس سے جہاں جماعت احمدیہ میں سلسلہ خلافت کی اہمیت اور برکات کا پتہ لگتا ہے۔ اور جماعت احمدیہ کی تمام آئندہ ترقیات اور ساری کامیابیوں کا ذریعہ خلافت ثابت ہوتی ہے۔ وہاں یہ بھی ظاہر ہوتا ہے۔ کہ وہ لوگ جو اپنی بدقسمتی سے اس خلافت سے علیحدہ رہیں۔ یا جو خلافت کے ساتھ پورے پورے وفادارانہ اور مخلصانہ تعلقات نہ رکھیں۔ وہ راستبازی کی اس تخم ریزی کو نقصان پہنچانے والے ہونگے۔ جو خدا تعالےٰ نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ہاتھ سے دنیا میں کرائی۔ اور ان مقاصد کی تکمیل میں روڑا اٹکانے کے مجرم ہونگے۔ جو خدا تعالےٰ نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی بعثت کے قرار دیئے۔ کیونکہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ایسے صاف اور واضح الفاظ میں جن میں کسی قسم کا اشتباہ ممکن نہیں۔ بتا دیا ہے۔ کہ دوسرے انبیاء کی طرح خدا تعالےٰ نے آپ کو بھی دنیا میں حق و صداقت کی تخم ریزی کے لئے بھیجا۔ اور اس تخم ریزی کے نتائج اپنی قدیم سنت کے مطابق سلسلہ خلافت کے ساتھ وابستہ کر دیئے۔ گویا آپ کی قائم کردہ جماعت کی تمام ترقیات کا انحصار خلافت پر ہے۔ اب جو شخص جماعت احمدیہ میں خلافت کا انکار کرتا ہے۔ یا جو نظام خلافت میں شریک ہو کر اطاعت اور فرمانبرداری کا پورا پورا نمونہ نہیں دکھاتا۔ بلکہ ٹیڑھی راہ اختیار کرتا ہے۔ وہ اس تخم ریزی کو برباد کرنا چاہتا ہے۔ جو خدا تعالےٰ نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ہاتھ سے کرائی۔ اور ان مقاصد کو نامکمل رکھنا چاہتا ہے۔ جن کی تکمیل کے لئے خدا تعالےٰ نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو مبعوث کیا۔ اس سے اندازہ لگایا جا سکتا ہے۔ کہ ایسا انسان کتنے بڑے فعلِ قبیح کا مرتکب ہوتا ہے۔

دوسری غرض

سلسلہ خلافت کی دوسری غرض حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے الفاظ سے یہ معلوم ہوتی ہے۔ کہ اس کے ذریعہ خدا تعالےٰ "گرتی ہوئی جماعت کو سنبھال لیتا ہے" "جیسا کہ حضرت ابوبکر صدیق کے وقت میں ہوا"۔ گویا الٰہی جماعت کے کھڑے رہنے کا ذریعہ اور اسے گرنے سے بچانے کا سہارا سلسلہ خلافت ہی ہوتا ہے۔ اس کے بغیر الٰہی جماعت کا ترقی کرنا تو الگ رہا۔ اس کا کھڑا رہنا بھی ممکن نہیں۔ اب جو لوگ جماعت احمدیہ میں سلسلہ خلافت کا انکار کرتے ہیں۔ یا جو زبان سے تو انکار نہ کریں لیکن اپنے اعمال اور افعال سے خلافت کی تائید کی بجائے اسکی

مخالفت کے مرتکب ہوں۔ وہ جان بوجھ کر حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی قائم کی ہوئی جماعت کو گرانے کا ارتکاب کرتے ہیں۔ اور اس سہارا کو کمزور کرنے کی کوشش کرتے ہیں جسے خدا تعالیٰ نے جماعت کو قائم رکھنے کے لئے مہیا کیا۔

تیسری غرض

تیسری غرض خلافت کی حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی تحریر سے یہ ظاہر ہوتی ہے۔ کہ خدا تعالےٰ اس کے ذریعہ دین کو نابود ہونے سے بچاتا ہے۔ چنانچہ آپ خلافت کے قائم ہونے کی مثال میں حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کا ذکر کرتے ہوئے فرماتے ہیں:

"خدا تعالےٰ نے حضرت ابوبکر صدیق رضی کو کھڑا کرکے دوبارہ اپنی قدرت کا نمونہ دکھایا۔ اور اسلام کو نابود ہوتے ہوتے تھام لیا"

جب اسی قسم کی "دوسری قدرت" کی بشارت حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام اپنی جماعت کو دیتے ہیں۔ اور اسے مخاطب کرکے یہاں تک فرماتے ہیں کہ

"تمہارے لئے دوسری قدرت کا بھی دیکھنا ضروری ہے اور اس کا آنا تمہارے لئے بہتر ہے"

تو صاف ظاہر ہے۔ کہ اس "دوسری قدرت" سے بھی خدا تعالےٰ اسی طرح "اسلام کو نابود ہوتے ہوتے تھام" لیگا جس طرح اس نے "حضرت ابوبکر صدیق رضی کو کھڑا کرکے" تھام لیا تھا۔ اب اگر کوئی اس "دوسری قدرت" کا انکار کرتا یا اس کی حقیقی عظمت اور شان کے خلاف کوئی حرکت کرتا ہے۔ تو وہ سمجھ لے۔ کہ کتنے بڑے گناہ کا ارتکاب کرتا ہے۔ اور اسکا وجود اسلام کے لئے کسقدر منحوس ہے۔

یہ صاف بات ہے۔ کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کوئی نیا دین لے کر نہیں آئے۔ آپ اسی صداقت اور راستبازی کی تخم ریزی کرنے کے لئے آئے تھے۔ جس کی رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے تخم ریزی کی۔ پس اگر رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم جیسے عظیم الشان نبی کی وفات کے بعد جو تمام انبیاء کی خوبیوں کے جامع اور تمام انبیاء سے افضل تھے۔ ایسی حالت پیدا ہوسکتی ہے۔ کہ خدا تعالےٰ نے حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کو کھڑا کرکے اسلام کو نابود ہونے سے تھام لیتا ہے۔ تو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی وفات کے بعد کیوں ایسی حالت پیدا نہیں ہوسکتی۔ جبکہ خدا تعالےٰ اسی رنگ میں دوبارہ اپنی قدرت کا نمونہ دکھائے اور حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کی طرح ایک انسان کو کھڑا کردے۔ یقیناً ایسی ہی حالت پیدا ہونے والی تھی۔ اسی لئے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اپنی جماعت کو خدا تعالےٰ کی قدرت ثانی کی بشارت دی۔ اور کھول کھول کر بتا دیا۔ کہ اس کی تمام ترقیات کی بنیاد خلافت سے وابستگی اور اس کے احکام کی مخلصانہ تعمیل میں ہے۔ نہایت ہی بدقسمت ہیں وہ لوگ جو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی اس بشارت کا انکار کرتے یا اس کی پوری پوری قدر نہ کریں۔ اور اپنے افعال سے یہ ثابت کریں کہ وہ اسلام کو نابود ہوتا دیکھنا چاہتے ہیں۔

مضمون طویل ہوگیا۔ لیکن خدا کی قدرت ثانی کے مصدقوں اور جان نثاروں کے لئے نہایت ہی ایمان پرور مگر منکروں اور قدر ناشناسوں کو چونکا دینے اور خواب غفلت سے بیدار کرنیوالا بیان ابھی باقی ہے۔

مولوی ثناء اللہ کا مسلمانوں پر بلاوجہ الزام

اسوقت جبکہ ہندوستان کی قسمت کا فیصلہ ہونیوالا ہے مسلمانوں پر اس سے بڑھ کر نازک اور خطرناک گھڑی اور کیا آسکتی ہے کہ ایک طرف تو ہندو ان کے جائز اور واجبی حقوق غصب کرنے کی کوشش کررہے ہیں۔ اور دوسری طرف علماء کہلانیوالے ہندوؤں کے دام میں پھنس کر مسلمانوں کے گلے میں ان کی دائمی غلامی کا طوق ڈالنے کی کوشش کررہے ہیں۔ اس بارے میں نام نہاد "جمعیۃ العلماء" کی سرگرمیاں ظاہر ہیں۔ اس نے کانگریس کی موجودہ قانون شکنی کی تحریک میں شریک ہونا مسلمانوں کے لئے فرض قرار دے دیا۔ اور اس فرض کی ادائگی کے نتیجہ میں اس کے صدر اور ناظم وغیرہ جیلوں میں چلے گئے۔ "خیر پنجاب"

مولوی ثناء اللہ صاحب اگرچہ اپنی روباہ مزاجی کی وجہ سے کانگریس کی تحریک میں کھلم کھلا شریک ہونے کی جرأت نہ کرسکے۔ لیکن موقعہ بے موقعہ ہندوؤں کی حمایت اور مسلمانوں پر طعن وتشنیع کرتے رہتے ہیں۔ ابھی چند ہی دن ہوئے۔ انہوں نے ایک خواب کی بالکل الٹ تعبیر بتاتے ہوئے گاندھی جی کو مسلمانوں کا بہت بڑا خیر خواہ قرار دیا تھا۔ اب انہوں نے "گول میز کانفرنس لنڈن" کے متعلق اظہار خیالات کرتے ہوئے خواہ مخواہ مسلمانوں کو لتاڑا ہے۔ چنانچہ لکھا ہے۔

"جب یہ خبر آتی ہے۔ کہ ہندوؤں نے کوئی معقول مطالبہ مسلمانان منظور کرلیا۔ تو وہی مدعیان قومیت سخت اشتعال آمیز لہجے میں ہندوؤں کی شکست لکھکر یہاں کے ہندوؤں کو مشتعل کرتے ہیں"

ہمیں نہیں معلوم۔ کہ لنڈن میں ہندوؤں نے کونسا "معقول مطالبہ مسلمانان" منظور کیا۔ جس پر مسلمانوں نے ہندوؤں کی شکست لکھکر یہاں کے ہندوؤں کو مشتعل کیا۔ البتہ یہ ضرور معلوم ہے۔ کہ جب پچھلے دنوں یہ خبر آئی۔ کہ مسلمان نمائندوں نے مخصوص نشستوں کی شرط کے ساتھ مشترکہ انتخاب کا طریقہ منظور کرلیا۔ تو ہندوؤں نے پورے پورے صفحہ کے عنوان لکھکر اسے مسلمانوں کی شکست سے تعبیر کیا۔ اور انہیں اشتعال دلایا۔ چنانچہ "پرتاپ" (۱۷ نومبر) نے اس خبر کے یہ عنوان لکھے۔ "مسٹر جناح نیچے اتر آئے"۔ "گول میز کانفرنس کے مسلم ڈیلیگیٹ نہرو رپورٹ کی سطح پر اتر آئے"۔

اسی قسم کے عنوان دوسرے ہندو اخبارات نے بھی لکھے اور کئی بار لکھے۔ پس اشتعال دلانے کے مرتکب اگر ہوئے ہیں تو ہندو ہوئے ہیں۔ لیکن افسوس کہ مولوی ثناء اللہ صاحب ہندوؤں کی حمایت کرتے ہوئے یہ الزام مسلمانوں پر لگارہے ہیں۔ اور بلا ثبوت لگارہے ہیں۔ یہ ہے ان لوگوں کی مولویت جو مسلمانوں کا کھاتے اور ہندوؤں کا گاتے ہیں۔

شمالی ہند کے مسلمانوں کی کانفرنس

لاہور کے سرکردہ مسلمانوں نے یہ نہایت ہی باموقعہ اور ضروری تحریک شروع کی ہے۔ کہ شمالی ہند کے مسلمانوں کی ایک کانفرنس منعقد کی جائے۔ جس میں پنجاب۔ سرحد۔ سندھ اور بلوچستان کے مسلمانوں کے نمائندے جمع ہوکر اپنے سیاسی اور ملکی حقوق کے تحفظ کے لئے طریق کار تجویز کریں۔ اور برادران وطن کی طرف سے ان صوبوں کے مسلمانوں کی ترقی میں جو روڑے اٹکائے جاتے ہیں۔ انہیں دور کرنے کی متحدہ کوشش کی جائے۔

چونکہ ان صوبوں کو خدا تعالےٰ نے ایک دوسرے کے ساتھ وابستہ کر رکھا ہے۔ اور ان میں مسلمانوں کی اکثریت بھی ہے۔ اسلئے قدرت کے اس عطیہ سے فائدہ اٹھانے اور ایک دوسرے صوبہ کے بھائیوں کے رنج وراحت میں شریک ہونے کی ضرور کوشش کرنی چاہیئے۔ ہم دعویٰ کے ساتھ کہتے ہیں۔ کہ اگر ان چاروں صوبوں کے مسلمان اپنے حقوق کی حفاظت کے لئے متحد ہوجائیں۔ اور اسکے لئے عملی جدوجہد شروع کردیں۔ تو پھر سارے ہندوستان میں مسلمانوں کے حقوق کے لئے کوئی خطرہ باقی نہیں رہتا۔

تعجب ہے۔ کہ "جمعیۃ العلماء" کے واحد ترجمان "الجمعیۃ" کے لئے شمالی ہند کے مسلمانوں کی کانفرنس سخت ناگوار گذری ہے۔ اور وہ اس کی مخالفت کررہا ہے۔ لیکن یہ چونکہ ان لوگوں کی مخالفت ہے۔ جو کبھی کے مسلمانوں کو ہندوؤں کے ہاتھوں فروخت کرچکے ہیں۔ اسلئے امید نہیں بلکہ یقین ہے۔ کہ اس مخالفت کی کوئی پرواہ نہ کی جائیگی۔ بلکہ اس سے کانفرنس کے انعقاد کی ضرورت کا زیادہ احساس پیدا ہوگا۔

مردم شماری کے متعلق آریوں کی خطرناک چال کی ناکامی

مردم شماری میں ہندو اپنی تعداد بڑھانے اور غیر ہندوؤں کو ہندو شمار کرانے کے لئے جو چالیں چل رہے ہیں ان میں سے سب سے خطرناک چال "دیا نند دلت ادھار منڈل پنجاب ہوشیارپور" نے یہ چلنی چاہی تھی۔ کہ منڈل اپنے خرچ پر فہرستیں چھپوا کر اور اپنے ایجیٹیشنوں کے ذریعہ ان کی خانہ پوری کرکے سرکاری شمار کنندگان کے حوالے کردے۔ جن کو یا تو وہ اپنے کاغذات میں نقل کریں یا اپنے کاغذات میں شامل کرلیں۔ گویا آریہ یہ چاہتے تھے۔ اپنے ایجیٹیشنوں کے ذریعہ اچھوت اقوام کو ہندو قرار دیکر انکی جو فہرستیں بنا کر دیں محکمہ مردم شماری کے افسر انہیں اپنے کاغذات میں درج کرلیں۔ اور اسبات کی تحقیق ہی نہ کریں۔ کہ وہ فہرستیں درست ہیں یا نہیں۔ اور انکے اندراج کہاں تک ان لوگوں کی مرضی اور منشاء کے ماتحت کئے گئے ہیں۔ جن کے نام ان میں درج ہیں

اس امر کیلئے آریوں نے سپرنٹنڈنٹ صاحب مردم شماری پنجاب سے خط و کتابت بھی کی۔ مگر سپرنٹنڈنٹ صاحب نے معاملہ فہمی اور دور اندیشی سے

غیر مبایعین کا قدم تنزل کی طرف

مولوی محمد علی صاحب امارت سے الگ ہونیکے لئے تیار

ترقی کا دعوےٰ

مولوی محمد علی صاحب امیر غیر مبایعین کو اپنی انجمن کی مالی آمدنی پر بڑا ناز رہا ہے۔ اور وُہ اسے جماعت احمدیہ کے مقابلہ میں اپنی صداقت اور حق پر ہونے کے ثبوت کے طور پر پیش کرتے رہے ہیں۔ چنانچہ ۱۹۲۶ء کے سالانہ جلسہ پر انہوں نے ایک خاص کانفرنس میں اپنے ہم خیالوں کے "جذبۂ ایثار پر اظہار مسرت فرماتے ہوئے" کہا۔

"جب ہم قادیان سے آئے تھے۔ تو صرف دس ہزار روپیہ سے اس کام کو شروع کیا تھا۔ اس وقت قادیان کے چندوں کی سالانہ آمد اسی ہزار سے لیکر ایک لاکھ روپیہ کے قریب تھی۔ اگر وُہ بھی اسی حساب سے ترقی کرتے۔ جیسا کہ ہمارے چندوں کی رفتار سے نظر آتا ہے۔ تو اُن کی سالانہ آمد چار یا پانچ لاکھ کے قریب ہونی چاہئے تھی۔ لیکن معاملہ اس کے برعکس ہے" (پیغام یکم جنوری ۱۹۲۷ء)

قادیان مولوی محمد علی صاحب کے جانیکے بعد

مولوی صاحب نے جماعت احمدیہ کی آمد کے متعلق یونہی خیال فرما لیا۔ کہ "معاملہ برعکس ہے" حالانکہ باوجود اس کے کہ جب وُہ قادیان سے منقطع ہو کر گئے تھے۔ اس وقت نہ صرف خزانہ میں سوائے چند آنوں کے کچھ نہ چھوڑ گئے تھے۔ بلکہ جماعت پر قرضہ کا بہت بڑا بوجھ لاد گئے تھے۔ اور اس کے بعد انہوں نے اور اُن کے ساتھیوں نے ہر ممکن طریق سے سرتوڑ کوشش کی۔ کہ کوئی احمدی ایک پیسہ بھی قادیان نہ بھیجے۔ لیکن خدا تعالےٰ کے فضل سے جماعت احمدیہ کے افراد نے مالی ایثار۔ اور قربانی کا وُہ نمونہ دکھایا۔ کہ ہر سال آمد میں ترقی ہوتی رہی۔ جو لاکھوں تک پہونچ گئی۔

ترقی کا دعویٰ خود تسلیم کردہ تنزل سے بدل گیا

لیکن خدا تعالےٰ کی قدرت دیکھئے۔ مولوی محمد علی صاحب نے ۱۹۲۶ء میں جن "پندرہ سال" کی آمدنی کا حوالہ دے کر اپنی ترقی کا دعویٰ کیا تھا۔ اور اُس کے مقابلہ میں جماعت احمدیہ کا تنزل خیال کر کے اس پر خوشی منائی تھی۔ ان کے بعد مولوی صاحب کی یہ خیالی ترقی بھی قائم نہ رہی۔ اور خدا تعالےٰ نے خود اُن کے منہ سے اس کا اعلان کرا دیا۔ چنانچہ حال ہی میں انہوں نے ایک "خطبہ جمعہ" میں جو ۲۳ر نومبر کے "پیغام" میں شایع ہوا ہے۔ "پہلے پندرہ سالوں" کا حوالہ دیتے ہوئے کہا۔

"اس عرصہ میں ہمارا قدم آگے کی طرف ہی بڑھتا گیا۔ اور پندرہ سال تک ہماری قوم کی ترقی اور بڑھتا ہوا جوش ایسا تھا جس کی شہادت ان اعداد سے ملتی ہے۔ اس کے بعد میں ایک افسوسناک منظر پیش کرنا چاہتا ہوں۔ افسوس ہماری یہ ترقی رک گئی۔ ہمارا قدم ترقی کی بجائے تنزل کی طرف اُٹھنے لگا جس کی کیفیت مندرجہ ذیل اعداد و شمار سے واضح ہو سکتی ہے۔

چندہ ۲۷-۱۹۲۶ء	۸۷۰۰۰
چندہ ۲۸-۱۹۲۷ء	۷۸۰۰۰
چندہ ۲۹-۱۹۲۸ء	۶۵۰۰۰
چندہ ۳۰-۱۹۲۹ء	۶۲۰۰۰

گویا تین سال کے عرصہ میں ہم نے اپنی قوم کو ۲۵ ہزار کا نقصان پہنچایا۔ یہ ہماری غفلت اور سستی کا نتیجہ ہے"

قابل غور سوال

کسی وقت مولوی صاحب اور ان کے ساتھیوں کو "پہلے پندرہ سال" میں وُہ ترقی حاصل بھی ہوئی تھی۔ یا نہیں۔ جس کا انہیں دعوےٰ رہا۔ یہ قابل تحقیق سوال ہے۔ کیونکہ اس وقت ان کے مدنظر صرف جماعت احمدیہ کا "تنزل" دکھانا تھا۔ اور اس غرض سے جو اعداد و شمار انہیں موزوں معلوم ہوئے۔ وُہ انہوں نے پیش کر دیئے

تنزل کا اعتراف

لیکن اگر ان اعداد کو درست بھی تسلیم کر لیا جائے۔ تو ان کے بعد جو تنزل ہوا اس میں تو کسی قسم کے شک و شبہ کی گنجائش ہی نہیں۔ کیونکہ اس کا اعتراف مولوی صاحب موصوف نے خود کیا۔ اور نہایت صفائی کے ساتھ کیا ہے۔ وُہ مانتے ہیں۔ کہ ان پندرہ سالوں کے بعد جنہیں وُہ جماعت احمدیہ کے مقابلہ میں پیش کر چکے تھے۔ ان کی ترقی رک گئی۔ اور اُن کا قدم ترقی کی بجائے تنزل کی طرف اٹھنے لگا۔ اب سوال یہ ہے۔ اگر پندرہ سال کی قابل تحقیق ترقی مولوی صاحب اور اُن کے ساتھیوں کے حق پر ہونے کا ثبوت ہو سکتی ہے۔ تو کیا وجہ ہے۔ پندرہ سال کے بعد کا ان کا خود تسلیم کردہ تنزل ان کے باطل پر ہونے کا ثبوت نہیں۔

غیر مبایعین کے تنزل کی وجہ

مولوی صاحب نے اس تنزل کی وجہ بھی بیان کی ہے۔ اور وُہ یہ کہ

"بعض دوست سارا الزام میری تصنیف پر دیتے ہیں"

مولوی صاحب نے اسے اپنی "پرانی بیماری" قرار دے کر لاعلاج بنایا ہے۔ لیکن دراصل وُہ ان چند الفاظ میں ایک ایسی حقیقت بیان کر گئے ہیں۔ جس نے اُن کے سارے کئے کرائے پر پانی پھیر دیا ہے۔

مولوی محمد علی صاحب کی تصانیف

مولوی صاحب موصوف کو جہاں جماعت احمدیہ کے مقابلہ میں اپنی "پندرہ سال" کی آمدنی پر بہت کچھ ناز تھا جس کا اب ان کے اپنے ہاتھوں خاتمہ ہو گیا۔ اور اس سے اپنے حق پر ہونے کا استدلال کیا کرتے تھے۔ اسی طرح اپنی "تصانیف" پر بھی پھولے نہ سماتے تھے۔ اور انہیں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے علوم کا وارث ہونے کے ثبوت میں پیش کیا کرتے تھے۔ اس کے ساتھ ہی نہایت چھچھورے پن سے حضرت خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ تعالےٰ پر زبان طعن بھی دراز کیا کرتے تھے۔ حالانکہ مولوی صاحب کی تصانیف کی جو کچھ حقیقت ہے۔ وُہ کسی اہل علم سے مخفی نہیں۔ دوسری کتابوں کا ڈھیر اپنے ارد گرد لگا کر اور کئی عربی دانوں کو اپنے ساتھ شامل کر کے کچھ تصنیف کر لینا۔ مولوی صاحب موصوف کا بہت بڑا کارنامہ ہے۔ اور اُن کے چند حاشیہ نشین دُنیا میں شور مچاتے پھرتے ہیں۔ کہ "حضرت امیر ایدہ اللہ" کی تصانیف نے مشرق و مغرب میں تہلکہ مچا دیا ہے۔ ہر طرف سے اسلام کی اشاعت کے لئے دروازے کھول دیئے ہیں۔ اور ساری دُنیا کو اسلام کا شیدا بنا دیا ہے۔ حالانکہ حقیقت یہ ہے۔ کہ مولوی محمد علی صاحب کے کوئی مخالف نہیں۔ بلکہ "دوست" "اس تنزل" کا "سارا الزام" ان کی تصانیف پر دے رہے ہیں۔ اور مولوی صاحب کو خود اس کا اقرار ہے۔ اگر فی الواقعہ مولوی صاحب کی تصانیف ایسی ہی ہیں۔ جیسی اس وقت تک وُہ اور ان کے بعض ثناخواں بتاتے رہے ہیں تو پھر سارا الزام ان پر رکھنے کا کیا مطلب۔ اور وُہ بھی کسی دشمن کی طرف سے نہیں۔ بلکہ مولوی صاحب کے دوستوں کی طرف سے۔

کیا اس سے ظاہر نہیں ہوتا۔ کہ مولوی صاحب کی تصانیف کا اہل علم اصحاب کے نزدیک قدر و قیمت رکھنا۔ یا اسلام کے لئے مفید ہونا۔ یا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے علوم کے وارث ہونے کا ثبوت بننا تو الگ رہا۔ مولوی صاحب کے دوستوں کے نزدیک بھی ان کے تنزل کا موجب بن رہی ہیں۔ اور ترقی کی بجائے تنزل کی طرف قدم اٹھنے کا سارا الزام مولوی صاحب کی تصانیف پر عائد کیا جا رہا ہے۔

ڈھول کا پول

یہ امیر غیر مبایعین کی تصانیف کے اس ڈھول کا پول آ گیا جو بڑے زور شور کے ساتھ عرصہ سے پیٹا جا رہا تھا۔ اور پھر لطف یہ کہ اس پول کو ظاہر کرنے والے خود مولوی صاحب ہی ہیں۔ انہوں نے حسب عادت غصہ میں اونچ نیچ سوچے بغیر وہ بات کہدی۔ جو اپنے دوستوں کے مونہوں سے سُنی تھی۔

مولوی محمد علی صاحب کے دوست سچے ہیں

ہم کوئی وجہ نہیں دیکھتے۔ کہ اُن کے رازدان دوستوں کی یہ بات صحیح نہ سمجھیں۔ بیچارے دوست بھی سچے ہیں۔ ایک طرف تو خطبوں میں تقریروں میں تحریروں میں آئے دن یہ رونا رو دیا جاتا ہے۔ کہ آمد کم ہوگئی۔ کام چلانا مشکل ہوگیا۔ ترقی کی بجائے تنزل ہو رہا ہے۔ جو کچھ دے سکتے ہو۔ دے دو۔ اور ایک سوالی کو اپنے دروازہ سے خالی ہاتھ نہ پھیرو۔ لیکن دوسری طرف اسی عرصہ میں ڈلہوزی جیسے خوشنما مقام پر عالی شان کوٹھی تیار کی جاتی ہے۔ جس پر ہزارہا روپیہ پانی کی طرح بہا دیا جاتا ہے۔ اور جب روپیہ کے متعلق سوال ہوتا ہے۔ تو کہدیا جاتا ہے۔ یہ میری تصانیف کی آمدنی ہے۔ اور اپنی دیدہ ریزی سے میں نے جو کچھ کمایا۔ وہ اس پر صرف کیا ہے۔ اگر فرض کر لیا جائے۔ تصانیف کی آمدنی سے ہی کوٹھی بنی۔ تو بھی یہ آمدنی انہی لوگوں کی جیبوں سے نکلی۔ جن سے مولوی صاحب کی انجمن کو چندے وصول ہوتے تھے۔ اب جبکہ مولوی صاحب نے تصانیف کے ذریعہ براہ راست ان کی جیبیں خالی کرانی شروع کر دیں۔ اور اس طرح سرد مقامات پر کوٹھیاں تعمیر کرنے کی ابتدا شروع کر دی گئی۔ تو انجمن کی آمدنی میں کمی واقعہ نہ ہو۔ تو کیا ہو۔ اور اس وجہ سے جو قدم تنزل کی طرف اُٹھ رہا ہے۔ اس کا سارا الزام "مولوی صاحب کی تصانیف پر نہ دیا جائے۔ تو اور کس پر دیا جائے۔

مولوی محمد علی صاحب کی گھبراہٹ

معلوم ہوتا ہے۔ مولوی صاحب ایک طرف تو روز بروز ترقی کی بجائے تنزل کی طرف قدم اٹھنے کی وجہ سے اور دوسری طرف اپنے دوستوں کی طرف سے اس تنزل کا سارا الزام اپنے اوپر عاید ہونے کے باعث گھبرا گئے ہیں۔ اور ان کی گھبراہٹ اس حد تک پہونچ چکی ہے۔ کہ وہ امارت سے دست بردار ہونے کے لئے تیار بیٹھے ہیں۔ چنانچہ اسی خطبہ جمعہ میں انہوں نے اعلان کر دیا ہے کہ

"اگر جماعت اس پر خوش نہیں۔ تو وہ اپنے لئے کسی اور امیر کا انتخاب کر سکتی ہے۔ اور میں خوشی سے اس منصب سے الگ ہونے کے لئے تیار ہوں۔"

خوشی کا ثبوت

خوشی سے تیار ہونے کی بھی ایک ہی کہی۔ منصب امارت ہاتھ سے جائے۔ "جماعت" ناخوش ہونے کی وجہ سے امارت "کا تاج" سر سے اتار کے "حضرت امیر ایدہ اللہ" کی بجائے "مولوی محمد علی صاحب ایم۔ اے۔ ایل۔ ایل۔ بی۔ وکیل" بننا پڑے۔ اور پھر مولوی صاحب جیسا انسان جو بات بات کو چنگاری سمجھکر بارود کی طرح بھڑک اٹھتا ہے۔ خوشی سے اس منصب سے الگ ہونے کے لئے تیار ہو ناممکن اور قطعاً ناممکن۔ اگر ہمارا یہ خیال درست نہیں۔ تو اس کی تغلیط اور مولوی صاحب کی خوشی ثابت کرنے کے لئے انہیں منصب امارت سے کچھ عرصہ کے لئے ہی معزول کر دیا جائے۔ اور پھر دیکھا جائے۔ کیا نتیجہ نکلتا ہے۔

جماعت کی راہ نمائی کا منصب

مولوی محمد علی صاحب کے دوست انہیں امارت کے منصب سے برطرف کریں یا نہ کریں۔ لیکن اس قسم کے اظہار خیال سے ان کے حوصلہ اور قوت قلب کا بآسانی اندازہ لگایا جا سکتا ہے۔ کیا اس ہمت اور دلیری کا انسان کسی "جماعت" کی "امارت" کے قابل ہو سکتا ہے۔ جو معمولی سی مشکل پیش آنے پر رو دیتا اور منصب امارت سے دست بردار ہونے کے لئے تیار ہو جاتا ہے۔ خدا تعالےٰ جس وجود کو کسی جماعت کی راہ نمائی کے لئے منتخب کرتا ہے۔ اسے کوہ وقار حوصلہ۔ تمام دنیا کا مقابلہ کرنے والی ہمت اور کبھی نا امید نہ ہونے والا دل بھی عطا کرتا ہے۔ وہ مشکلات کے سیلاب۔ تکالیف کی آندھیوں اور مخالفتوں کے ریلوں میں نہ صرف قدم پیچھے نہیں ہٹاتا۔ بلکہ آگے ہی آگے بڑھتا جاتا ہے۔ اور خدا تعالےٰ کا ہم ہزار ہزار شکر کرتے ہیں۔ کہ اُس نے جماعت احمدیہ کو ایسا ہی پیشوا عطا کیا ہے ؂

ہندوستان میں کانگریس کا راج قائم کرنے کے ارادے

جن لوگوں کا خیال ہے۔ کہ موجودہ تحریک کا مقصد ایک خالص ہندوستانی حکومت کا جس میں ہر قوم کے نمائندے شریک ہونگے۔ قیام ہے۔ وہ سخت غلط فہمی میں مبتلا ہیں۔ اور جن لوگوں کا یہ دعویٰ ہے۔ کہ کانگریس ایک ایسی حکومت قائم کرنے کے درپے ہے۔ جس میں تمام جماعتوں کو یکساں حقوق و فوائد حاصل ہونگے۔ وہ ریاکار ہیں۔ یہ امر موجب مسرت ہے۔ کہ سردار ولبھ بھائی پٹیل نے اپنی ایک غیر محتاط تقریر میں ریاکاری کا پردہ چاک کر دیا ہے۔ اور کانگریس کے منشاء و مقصد کے متعلق کوئی لگی لپٹی نہیں رہنے دی۔

پچھلے دنوں مانڈوی بمبئی میں کھادی کی ایک نمائش منعقد کی گئی جس کا افتتاح کرتے ہوئے سردار موصوف نے فرمایا۔

"موجودہ تحریک کا آخری نتیجہ یہ ہوگا۔ کہ اس ملک میں انڈین نیشنل کانگریس کا راج قائم ہو جائیگا۔"

ان الفاظ کے سوائے اس کے اور کچھ معنی نہیں ہو سکتے۔ کہ موجودہ تحریک کا مدعا یہ ہے۔ کہ کانگریس (جو ہندو سبھا کا دوسرا نام ہے) کی حکومت قائم کی جائے۔ اور سردار پٹیل کی پیشگوئی ہے۔ کہ یہ حکومت قائم ہو کے رہیگی۔ اس حکومت کی نوعیت کیا ہوگی۔ اور اس کی عمارت میں کونسے عناصر شامل ہونگے۔ اس کا جواب سردار پٹیل کے اس فقرے میں ملیگا کہ

"ہندوستانی صرف کھدر پہنیں۔ یہ ہندوستان کے مذہب۔ تہذیب اور تمدن کا ظاہری نشان ہے۔"

کانگریس نے اپنی کامیابی کے لئے جس پروگرام پر حصر کیا ہے۔ اس کے دو اجزاء ہیں (۱) برطانی اشیا کا بائیکاٹ اور (۲) کھدر کا بننا اور پہننا۔ یہ دونو اجزاء لازم و ملزوم ہیں۔ بائیکاٹ اس لئے کیا جاتا ہے کہ کھدر کی ترویج میں آسانی ہو۔ اور مقصد یہ ہے۔ کہ برطانی اشیا اور بالخصوص برطانی پارچات کو ترک کر کے صرف کھدر استعمال کیا جائے۔ جو "ہندوستان کے مذہب۔ تہذیب اور تمدن کا ظاہری نشان ہے۔"

اسی تقریر میں سردار پٹیل نے فرمایا۔

"اس قومی وردی کو پہن لینے سے لوگ چلتے پھرتے کانگریس ہاؤس بن جاتے ہیں۔"

اس سے اصل مقصد واضح تر ہوگیا۔ چونکہ کانگریس کا نصب العین ایک کانگریسی حکومت کا قیام ہے۔ اور بقول سردار پٹیل کھدر پوش چلتا پھرتا کانگریس ہاؤس ہے۔ یا دوسرے لفظوں میں ہندوستان کے مذہب۔ تہذیب اور تمدن کا "یہ نشان ظاہری" کانگریس کا بھی ایک "چلتا پھرتا" نشان ہے۔ اس لئے اس بیان میں شُبہ کی مطلق گنجائش نہیں ہے۔ کہ کانگریس اپنی حکومت قائم کر کے "ہندوستان کے مذہب۔ تہذیب اور تمدن" کو زندہ کرنا چاہتی ہے۔ اور اس طرح ایک خالص ہندو حکومت قائم کرنے کی خواہاں ہے۔

سردار پٹیل نے جسطرح ہندوستان کے اندر ریاکاروں کا پردہ چاک کیا ہے۔ اسی طرح ڈاکٹر موبنجے نے گول میز کانفرنس میں بیٹھکر اس خوشگوار فرض کو ادا کیا ہے۔ آپ نے ہندوستانیوں کی قابلیت کا ذکر کرتے ہوئے ہندوستانیوں کی جگہ صرف "ہندو" کا لفظ استعمال کیا۔ حاضرین میں سے کسی نے اس پر ٹوکا۔ تو موبنجے صاحب نے فرمایا۔ "ہندو" اور "ہندوستانی" مترادف الفاظ ہیں۔ یعنی ہندو کے مفہوم میں تمام ہندوستانی شامل ہیں۔

اگر ٹوکنے والے کو اس بات کا علم ہوتا۔ کہ ڈاکٹر موبنجے محض ایک حقیقت کا اظہار کر رہے ہے۔ تو اُسے ٹوکنے کی ضرورت محسوس نہ ہوتی۔ کانگریسی ہندوستان کے اندر غیر ہندو اقوام کی ہستی کو تسلیم ہی نہیں کرتے۔ اور اگر تسلیم کرتے ہیں۔ تو اس کے ساتھ ہی ان کی یہ خواہش بھی ہے۔ کہ تمام غیر ہندو اقوام ہندوؤں میں مدغم ہو جائیں۔ اور یہ چھوٹے چھوٹے دریا سمندر میں اپنے آپ کو فنا کر دیں۔ تاکہ ہندوستان قدیم کا "مذہب تہذیب اور تمدن" زندہ ہو کر چاروں طرف چھا جائے اور براعظم ہند میں کانگریس ہندوؤں کا راج قائم کرنے میں کامیاب ہو جائے۔ سردار پٹیل ہندوستان میں اور ڈاکٹر موبنجے انگلستان میں ایک ہی گیت گا رہے ہیں۔ اور ان کے گیت کا مفہوم مختصر اور صاف سادہ الفاظ میں یہ ہے۔ کہ کانگریس کی جد و جہد کا منتہاء مقصود محض ہندو راج کا قیام ہے ؂ (نامہ نگار)

اسلامی ممالک میں تبلیغ احمدیت

خدا کا شکر

اللہ تعالےٰ کا شکر ہے کہ بلاد عربیہ میں باوجود ظاہری بے سروسامانی کے سلسلہ عالیہ احمدیہ کا نشو و نما ایسے رنگ میں ہو رہا ہے جو کہ ظاہر بین آنکھ کے لئے حیران کُن ہے۔ ان ممالک کی سیاسی مصائب اور اقتصادی مشکلات اس قسم کی ہیں۔ کہ وُہ نہ صرف لوگوں کی اخلاقی اور مذہبی حالت کو پامال کر رہی ہیں۔ بلکہ ان لوگوں کو اخلاق اور مذہب کی طرف توجہ ہی نہیں کرنے دیتیں۔ جن حالات میں یہ ممالک گذر رہے ہیں۔ وُہ نہایت حوصلہ شکن ہیں۔ لیکن ان سب امور کے باوجود اللہ تعالےٰ خود بخود ایسے سامان پیدا کر رہا ہے۔ کہ سلسلہ کی ترقی اور اس کے نشو و نما کی راہیں کھُل رہی ہیں۔ جنہیں دیکھکر ایک مومن کا دل حمد و شکر کے جذبات سے لبریز ہو کر بارگاہ ایزدی میں جھک جاتا ہے۔

سلسلہ کے انچارج مشنری

قبل اس کے کہ میں سلسلہ کے حالات کے متعلق کچھ لکھوں یہ بتا دینا ضروری سمجھتا ہوں۔ کہ اس وقت عربی ممالک میں سلسلہ کی نشر و اشاعت کی زمام مولوی جلال الدین صاحب شمس کے ہاتھ میں ہے۔ جنہیں اللہ تعالےٰ نے اپنے خاص فضل و کرم کے ساتھ ان ممالک میں بے نظیر خدمات کا موقعہ دیا ہے۔ مولوی صاحب موصوف گذشتہ دو ماہ سے قاہرہ میں تشریف فرما ہیں۔ شب و روز سلسلہ کی ترقی اور نشر و اشاعت کے کاموں میں معروف و منہمک ہیں۔ میں بعض اوقات ان کی سرگرمی کو دیکھکر حیران رہ جاتا ہوں۔ بعض اوقات انہیں ایک ایک خط کے جواب میں ایک علمی کتاب تصنیف کرنی پڑتی ہے۔ اور خطوط کا یہ سلسلہ اس قدر وسیع ہے۔ کہ سال بھر میں ان کی تعداد سات آٹھ سو تک پہونچ جاتی ہے۔ جن میں سے بعض خطوط جیسا کہ میں کہہ چکا ہوں۔ فی نفسہٖ ایک مستقل تصنیف ہوتی ہے۔ قاہرہ میں جہاں روزانہ اجتماعات یعنی ان احباب سے جو تحقیق حق کے لئے دار احمدیہ میں تشریف لاتے ہیں۔ آپ ملاقاتیں فرماتے ہیں۔ اور گھنٹوں ان کے اعتراضات اور سوالوں کا جواب دیتے ہیں۔ وہاں آپ فلسطین۔ شام۔ سوڈان وغیرہ ممالک کے سوالات کے جوابات لکھنے کے علاوہ جماعت کی تربیت و اصلاح میں بھی لگے رہتے ہیں۔

قاہرہ

قاہرہ کی حالت ان دنوں سیاسی طور پر بہت خطرناک ہو رہی ہے۔ سیاسی پیچیدگیاں ملک کی فضاء کو خطرناک طور پر مکدر کر رہی ہیں۔ نیز اقتصادی حالات کی خرابیوں کی وجہ سے لوگوں کی مالی حالت پر بھی برا اثر پڑ رہا ہے۔ یہ امور لوگوں کو مذہب کی طرف پوری توجہ نہیں کرنے دیتے۔ لیکن باوجود اس کے مولوی صاحب موصوف کی آمد کے بعد اس وقت تک متعدد شرفاء اور معززین کو تبلیغ احمدیت ہو چکی ہے۔ چنانچہ پریزیڈنٹ جماعت احمدیہ کے توسط سے محکمہ ہائے کورٹ کے بہت سے معززین نے مولوی صاحب موصوف سے متعدد ملاقاتیں کیں۔ اور گہرے اثرات لیکر گئے۔

ایک سابق کمشنر ترک

ایک معزز ترک جو جنگ عظیم سے قبل بصرہ و کویت کے کمشنر تھے۔ مولوی صاحب موصوف سے ملاقات کے لئے آئے۔ اور دیر تک سلسلہ کے حالات دریافت کرتے رہے۔ نیز شرائط بیعت بھی سنیں۔ اور کہنے لگے۔ یہ اصل اسلام ہے۔ اور اس وقت آپ لوگ اسلام کے صحیح نمائندے ہیں۔ میں اس سلسلہ کی اشاعت کے لئے اپنے آپ کو بطور والنٹیر پیش کرتا ہوں۔ آپ مختلف زبانوں کے ماہر ہیں۔ اور حکومت ترکیہ کی طرف سے بہت سے تمغے اور خطابات رکھتے ہیں۔ خدا نے چاہا تو کچھ بعید نہیں۔ کہ سلسلہ کے لئے آئندہ مفید ہو سکیں۔

ہفتہ واری اجتماع

قاہرہ میں ہفتہ واری اجتماع عموماً جمعرات کو ہوا کرتا ہے۔ احمدی احباب کے علاوہ بعض غیر احمدی اصحاب بھی اس موقعہ پر تشریف لاتے ہیں۔ سلسلہ کی ترقی کی تجاویز کے علاوہ مولوی صاحب موصوف کی تقاریر بھی حالات کے مناسب ہوا کرتی ہیں۔ جن کے بعد سوال و جواب کا بھی موقعہ دیا جاتا ہے۔ نیز یہاں کے احمدی احباب نے دو ماہ سے چندہ دینا شروع کر دیا ہے۔ اللھم زد فزد۔

دیہات میں تبلیغ

تبلیغ کے لئے یہ بھی تجویز کی گئی ہے۔ کہ دیہاتوں میں تبلیغی دورے کئے جائیں۔ اگرچہ ظاہری حالات کے مطابق دیہات میں تبلیغ کی راہ میں بہت سی مشکلات ہیں۔ تاہم پہلا دورہ ۱۸ اکتوبر کو قصبہ مرج کی طرف کیا گیا۔ جو قاہرہ سے چودہ میل کے فاصلہ پر واقع ہے۔ اور بوجہ کھجور کی مشہور معروف منڈی ہونے کے بہت مشہور ہے۔ چار دوستوں پر قافلہ مشتمل تھا۔ محمود آفندی خورشید مصر کے مشہور خطاط جو ابھی تک سلسلہ میں داخل نہیں ہوئے۔ لیکن سلسلہ سے محبت رکھتے ہیں۔ باوجود بیمار ہونے کے ساتھ تھے۔ قاہرہ سے جس سٹیشن سے سوار ہو کر مرج کو جاتے ہیں۔ اس کا نام کوبری لیمون ہے۔

کوبری لیمون میں تبلیغ

گاڑی چلنے میں ابھی آدھ گھنٹہ کی دیر تھی کہ ایک ازہری مولوی صاحب سٹیشن پر آئے۔ محمود آفندی خورشید نے انہیں شمس صاحب سے انٹروڈیوس کرایا۔ اور ساتھ ہی اختلافی مسائل کا بھی ذکر کر دیا۔ اس پر سلسلہ گفتگو چل پڑا۔ مولوی صاحب تعلیم یافتہ مسافروں کے انبوہ میں گھر گئے۔ آپ نے نہایت فصیح و بلیغ عربی میں تقریر کی۔ ازہر کے شیخ کو آپ کے دلائل کے سامنے سر جھکانا پڑا۔ مختلف اختلافی مسائل اور کئی آیات کی لطیف تفسیر آپ نے بیان کی۔ یہ سلسلہ اس قدر لمبا ہوا کہ سامعین نے ایک ٹرین مولوی صاحب کو مِس کر دینے پر مجبور کیا۔ بہت سے لوگوں نے مولوی صاحب کا پتہ نوٹ کیا۔ اور دوبارہ ملاقات کا وعدہ کیا۔

مرج

ایک گھنٹہ کے بعد دوسری ٹرین آئی۔ جس پر ہم سوار ہو کر مرج کے سٹیشن پر پہونچے۔ ہمیں معلوم نہ تھا کہ ہمیں کدھر جانا چاہئیے سٹیشن کے قریب کچھ قہوہ خانے ہیں۔ ان میں سے ایک میں ہم نے چند منٹ بیٹھکر کچھ حالات دریافت کئے۔ اور اس کے بعد ہم نماز کے لئے ایک مسجد میں چلے گئے۔ جہاں مولوی صاحب موصوف کی اقتدا میں باجماعت نماز ادا کی گئی۔ نماز کے بعد ہم مرج کے نمبردار کے مکان پر گئے۔ جو بہت عزت اور احترام سے پیش آیا۔ پھل چائے قہوہ سے ہماری تواضع کی۔ نمبردار خود تعلیم یافتہ آدمی تھا۔ اور ازہر کا فارغ التحصیل۔ مولوی صاحب سے اس کا مختلف اسلامی۔ شرعی اور سیاسی مسائل پر تبادلہ خیال ہوا۔ مولوی صاحب کی فصیح و بلیغ تقریر سنکر وُہ حیران ہو جاتا۔ قرآن کریم کی بعض آیات کی تفسیر بھی آپ نے کی۔ نمبردار صاحب یہ سنکر سخت حیران ہوئے۔ کہ مسلمانوں میں ایک ایسی جماعت بھی ہے۔ جو تبلیغ کا کام کرتی ہے۔ انہوں نے اس کام کی عظمت کا اعتراف کیا۔ اس کے بعد ہمیں اپنے ساتھ لیکر اپنے قصبہ کی سیر کرائی۔ اور پھر اپنے امرودوں کے باغیچہ میں لے گئے۔ جہاں مولوی صاحب کی اقتداء میں نماز ادا کی۔ اور پھر دوبارہ تازہ امرودوں سے ہماری تواضع کی۔ الغرض لطیف و مفید اثرات کو آئندہ کے کام کے لئے پیدا کر کے شام کو پانچ بجے کی گاڑی سے مولوی صاحب تشریف لے آئے۔

عیسائیوں میں کھلبلی

اسی شام کو عیسائیوں کے ایک مشنری ہال میں پادری مربان بطرس کا ایک لیکچر تھا۔ مولوی صاحب نے اپنے پہلے قیام مصر میں عیسائیوں سے متعدد کھلے مباحثے کئے تھے۔ اس دفعہ بوجہ اپنی مصروفیت کے کسی عیسائی مشن کی طرف توجہ نہ کر سکے تھے۔ اس دن ہم سب وقت مقررہ پر پہونچ گئے۔ پادری صاحب ہال میں ٹہل رہے تھے۔ مولوی صاحب کو داخل ہوتے دیکھکر کہنے لگے۔ آپ ابھی تک یہیں ہیں۔ آپ کیوں ہمیں تنگ کر رہے ہیں۔ اور ہمیں کام نہیں کرنے دیتے۔ بہتر ہے۔ کہ آپ ہندوستان چلے جائیں۔ اور اپنے ملک کی خدمت کریں۔

مولوی صاحب نے فرمایا۔ کیا آپ چاہتے ہیں۔ کہ ہم یہاں نہ آئیں ہم آپ سے یہیں جہاد کرینگے۔ اس جواب پر پادری صاحب خاموش ہو گئے۔ اور جب لیکچر کے لئے کھڑے ہوئے۔ تو انہوں نے اپنا موضوع چھوڑ کر انجیل کی تفسیر شروع کر دی۔ اور ہمیں گفتگو کا موقعہ نہ دیا۔

دوسرے ہفتہ ینگ مین کرسچن ایسوسی ایشن میں پادری صاحب کا لیکچر تھا "مسیح کا نوجوانوں کے نام پیغام" ایسوسی ایشن کی عمارت بہت شاندار تھی

اور ہال بہت وسیع ہے۔ تمام ہال مردوں اور عورتوں سے کھچا کھچ بھرا ہوا تھا۔ نوجوان عورتوں کی نظم خوانی اور سینما کی تصاویر کے بعد پونے گھنٹہ تک لیکچر ہوا۔ لیکچر کے اختتام پر ینگ مین کرسچن ایسوسی ایشن کے امریکن سکرٹری سے مبارک آفندی سوڈانی مسیحی نوجوان نے مولوی صاحب اور آپ کے ساتھیوں کا تعارف کرایا۔ مولوی صاحب نے خطیب سے چند سوال دریافت کرنے کی خواہش ظاہر کی۔ سکرٹری صاحب چونکہ مولوی صاحب سے واقف نہ تھے۔ فوراً نیچے گئے۔ اور لیکچرار پادری کو بلا کر لے آئے۔ مگر پادری صاحب نے مولوی صاحب کو دیکھتے ہی اس وقت کسی گفتگو نہ کر سکنے کا عذر کیا۔ اور الگ لیجا کر سکرٹری سے کہا۔ ان لوگوں کو آپ نے کیوں اس قسم کا وعدہ دیا

ایک منظوم ٹریکٹ

فلسطین میں ایک شخص صادق ایرانی نامی نے ایک اشتہار جو کہ نہایت گندی گالیوں سے پر تھا نظم میں شائع کیا۔ حیفا کے سکرٹری رشدی آفندی نے اس کی ایک کاپی یہاں بھجوا دی۔ یہاں ایک احمدی دوست نے جو اعلیٰ درجہ کے شاعر ہیں۔ فوراً اس کا نام البدیہ فصیح و بلیغ عربی میں منظوم جواب لکھا۔ اور ایک دوسرے دوست کے خرچ پر چار صفحوں میں شائع ہو گیا۔ اسکی بہت سی کاپیاں شام و فلسطین وغیرہ میں بھیجی گئیں۔ اس ٹریکٹ کا اثر بہت ہی عمدہ پڑا۔ یہ منظوم ٹریکٹ اس قدر لطیف تھا۔ کہ خود غیر احمدی اصحاب نے اپنی مجلسوں میں لطف لے لیکر پڑھا۔

فلسطین سے ایک مہمان کی آمد

۳۱ر اکتوبر کو ہمیں لنڈن سے برادر مکرم ڈاکٹر عطاء اللہ صاحب کی آمد کی انتظار تھی۔ وہ تو نہ آئے۔ مگر عین اس وقت جب کہ ہم ان کی انتظار کر رہے تھے۔ محمد آفندی شواری حیفا سے معہ اپنے بال بچوں کے تشریف لے آئے۔ جن سے ملکر ہم بہت خوش ہوئے۔ ایک رات دار احمدیہ میں ان کا قیام رہا۔ دوسرے دن صبح کو وہ اپنے عزیزوں کے ہاں مصر جدید میں تشریف لے گئے۔

مصر میں ایک احمدی کی شادی

برادرم عبدالحمید خورشید امین الصندوق جماعت احمدیہ مصر جو کہ نہایت نیک اور مخلص احمدی نوجوان ہیں۔ اور مولوی شمس صاحب کے ہاتھ پر سب سے پہلے سلسلہ میں داخل ہوئے تھے کی شادی ۲۰ر نومبر ۱۹۳۰ء کو قرار پائی۔ مصر میں یہ ایک احمدی کی پہلی شادی تھی۔ مولوی صاحب نے غیر احمدیوں کی ایک معقول جماعت میں فلسفہ نکاح پر لطیف خطبہ پڑھا۔ اور یہاں کے عام رسم و رواج کے خلاف عقد نکاح باندھا۔ آپ نے اور دیگر دوستوں نے دعا فرمائی۔ ہماری دعا ہے۔ کہ اللہ تعالےٰ اس رشتہ کو ہر طرح بابرکت بنائے۔

حیفا کے احمدیوں کا اخلاص

مولوی جلال الدین صاحب شمس کے وہاں سے تشریف لانے کے بعد جماعت کو طرح طرح کی تکلیفیں بعض مخالفوں کی طرف سے پہنچ رہی ہیں۔ ایک دوست کو پکڑ کر بعض مخالفوں نے مارا۔ اور زخمی کر دیا۔ بعض دوستوں کو قتل کی دھمکیاں دی گئیں۔ برادرم رشدی آفندی سکرٹری جماعت احمدیہ حیفا اپنے خط میں لکھتے ہیں کہ سلسلہ کی نشر و اشاعت کے لئے ہم کسی قربانی سے دریغ نہیں کرینگے۔ جب کہ سلسلہ میں صاحبزادہ عبداللطیف صاحب جیسے بزرگوں نے خون کی قربانیاں پیش کی ہیں۔ تو ہم کیا حقیقت رکھتے ہیں۔ اور اس میں کچھ شک نہیں۔ کہ کوئی مذہب خون کی قربانیوں کے بغیر ترقی نہیں کر سکتا۔ اگر احمدیت کی ترقی کے لئے ہم کو اپنی جانیں بھی قربان کرنے کی ضرورت پیش آئے۔ تو ہم اس سے دریغ نہیں کرینگے۔ حیفا میں تبلیغ بدستور ہو رہی ہے۔ اور گذشتہ ماہ میں ایک صاحب سلسلہ میں داخل ہوئے۔

کبابیر

کبابیر میں باقاعدہ ہفتہ وار اجتماعات ہو رہے ہیں۔ اور جماعت ہر طرح سے اخلاق اور محبت میں ترقی کر رہی ہے۔ وہاں سے ہفتہ وار خطوط آتے رہتے ہیں۔ گذشتہ ماہ میں سائزیوں سے ایک صاحب سلسلہ میں داخل ہوئے۔ جماعت کے احباب بدستور تبلیغ و نشر و اشاعت میں مشغول ہیں۔

(محمد نواز خاں عفی عنہ)

پٹھانکوٹ میں شیعوں سے مناظرہ

۸ر و ۹ر نومبر جماعت احمدیہ پٹھان کوٹ و دولت پور کا سالانہ جلسہ تھا۔ جس پر بہت سے بھائی گورداسپور قادیان اور دھرم سالہ ضلع کانگڑہ سے بھی تشریف لائے۔ جن کے ہم تہ دل سے ممنون ہیں۔

۹ر نومبر جماعت احمدیہ اور اہل تشیعہ کے درمیان مباحثہ قرار پا چکا تھا۔ اور مندرجہ ذیل مباحثہ کے موضوع مقرر ہو چکے تھے۔ (۱) ایمان حضرات ثلاثہ۔ حضرت ابوبکر۔ حضرت عمر۔ حضرت عثمان رضی اللہ تعالےٰ عنہم۔ اور ان حضرات کی خلافت راشدہ۔ (۲) اجرائے نبوت بعد آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم۔ دن کے پہلے حصہ میں احمدیوں کی طرف سے مولوی اللہ دتا صاحب اور شیعوں کی طرف سے مرزا احمد علی صاحب لاہوری مناظر تھے۔ شیعہ مناظر اکثر شرائط مباحثہ کے برخلاف بدزبانی پر اتر آتا۔ اور اصلی مبحث سے احمدی مناظر کو دور لے جانے کی بے سود کوشش کرتا رہا۔ مگر جب کوئی پیش نہ گئی۔ تو فبھت الذی کفر مبہوت ہو کر رہ گیا۔ اور اس بات کی تصدیق غیر احمدی اصحاب نے بھی جلسہ گاہ میں ہی کی۔ بعض نے شیعوں سے کہدیا۔ کہ آپکا مولوی غلط طور پر بچنے کی کوشش کرتا ہے۔

دن کے دوسرے حصہ میں دوسرے موضوع کے وقت شیعوں کی طرف سے مرزا احمد علی صاحب اور احمدیوں کی طرف سے مولوی غلام رسول صاحب راجیکی مناظر تھے۔ اس وقت میں شیعہ مناظر نے دل کھول کر بدزبانی کی۔ اور ہمارے مولوی صاحب کے قرآنی دلائل کو بالکل نہ توڑ سکا۔ بار بار حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام پر زبان طعن کھولتا اور بدزبانی کرتا رہا۔ آخر جب احمدی مناظر کے مقابلہ کی تاب نہ لا سکا۔ تو غیر احمدیوں کو مخاطب کر کے کہنے لگا۔ "ہمارا اور حنفیوں کا چولی دامن کا ساتھ ہے مرزائی کہاں سے پیدا ہو گئے"۔ اس طرح بعض جاہلوں کو ہمارے خلاف مشتعل کیا گیا۔ جنہوں نے ہماری تقریر شروع کرنے سے پیشتر ہی شور مچانا شروع کر دیا۔ آخر کار مرزا صاحب اپنے احباب کے شور بے ہنگام میں ہی روانہ ہو گئے۔ اور ہمارے مناظر نے اپنی باقی تقریر شرفاء کے سامنے جو اطمینان سے بیٹھے رہے تھے کی۔ ہمیں اپنے حنفی دوستوں سے بہت ہمدردی ہے۔ جنہوں نے مرزا احمد علی صاحب کے چولی دامن کے وعدہ پر صبح کے وقت مرزا صاحب سے حضرات خلفاء ثلاثہ کی توہین سنی۔ (نامہ نگار)

سکرٹری آریہ سماج جامپور کا جھوٹ

ہندو اخبارات کی بوکھلاہٹ

اخبارات کے مطالعہ سے مجھے معلوم ہوا۔ کہ سکرٹری آریہ سماج جامپور نے ہندو اخبارات میں اس قسم کی اطلاع دی ہے۔ کہ ایک کتاب بنام "ہندو راج کے منصوبے" کو اس طرف کے سرکاری سکولوں کی لائبریریوں میں رکھا گیا ہے۔ یہ اطلاع کیا تھی۔ گویا بم کا گولہ تھا۔ ہندو پریس میں شور مچ گیا۔ اپنی بے جا اور فضول چیخ پکار سے ایوان وزارت تک کو ہلانے کی کوشش کی گئی۔ حالانکہ سکرٹری آریہ سماج کی اطلاع بالکل جھوٹ ہے۔ بات اصل میں یہ ہے۔ کہ مڈل سکول کوٹلہ مغلاں کے ہیڈ ماسٹر مرزا غلام سرور صاحب کے ذاتی کتب خانہ میں اس کتاب کی تین جلدیں تھیں۔ مرزا صاحب سے ان کا نائب لالہ لچھمن رام صاحب مطالعہ کیواسطے کتاب مذکور لے گیا۔ اور اس نے جا کر سکرٹری آریہ سماج جامپور کو یہ کتاب دکھلائی۔ سکرٹری صاحب نے ایک مدرس کے پاس یہ کتاب دیکھکر سمجھ لیا۔ کہ یہ سکول کی لائبریری کی کتاب ہو گی۔ یا لالہ لچھمن رام نے سکرٹری کو کہا۔ کہ سکول کی لائبریری کی کتاب ہے۔ واللہ اعلم۔ اگر سکرٹری صاحب اپنی بات میں صادق ہیں۔ تو بتلائیں یہاں کے کس کس سرکاری سکول کی لائبریری میں یہ کتاب موجود ہے۔

(محمد عبدالرحمن حکیم حاذق از کوٹلہ مغلاں)

ہندوستان بھر میں سیرت رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے کامیاب جلسے

سیرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے متعلق جلسوں کی رُوئدادیں جلد شایع کرنے اور اخبار کے محدود صفحات ہونے کی وجہ سے اب کے نہایت مختصر خلاصہ شایع کیا گیا ہے۔ کیونکہ اگر مفصل رپورٹیں درج کی جائیں۔ تو بمشکل کئی ہفتوں میں وہ ختم ہوسکیں۔ باوجود اس کے یہ سلسلہ ابھی تک جاری ہے۔ (ایڈیٹر)

سامانہ (ریاست پٹیالہ) ۲۶ر اکتوبر سیرت خیر البشر کے متعلق کامیاب جلسہ ہوا۔ ہر مذہب کے لوگ شریک جلسہ ہوئے۔ مولوی فضل الرحمٰن صاحب نے ۳ گھنٹہ تقریر کی :۔ (غلام حسین)

چک سکندر (گجرات) زیر صدارت میاں محمدؐ صاحب جلسہ ہوا۔ حافظ عبد المالک صاحب۔ بابو عبد العزیز صاحب۔ ڈاکٹر غلام مصطفےٰ صاحب اور خاکسار نے پنجابی زبان میں تقریریں کیں۔
(خاکسار عبد اللہ خان)

لدھن و کرم پور (ملتان) میں کامیاب جلسے ہوئے (نامہ نگار)

لائل پور:۔ مولوی عبد السلام صاحب خلف حضرت خلیفۃ المسیح اول رضی اللہ عنہ اور مولوی عبد الرحمٰن صاحب خادم بی۔ اے کی تقریریں ہوئیں۔ شیخ نذر محمد صاحب بی۔ اے سیکنڈ ماسٹر ٹائی سکول لائل پور اور لالہ کرپارام صاحب کی نظمیں بہت دلچسپ تھیں۔ شہر کے معززین اور بڑے بڑے گزیٹڈ آفیسرز شریک جلسہ ہوئے۔
(خاکسار محمد شریف)

چکوال (جلسہ مستورات) اہلیہ صاحبہ شیخ محمد عبد اللہ اور دختر حاجی محکم الدین صاحب اور کئی ایک غیر احمدی مستورات نے تقریریں کیں۔ اور نظمیں پڑھیں۔ (محمد عبد اللہ جنرل سیکرٹری)

بالیسر شہر (اڑیسہ) بصدارت رائے صاحب پربھو لوچرن صاحب پٹنائک مینجر کو آپریٹو بنک جلسہ منعقد ہوا۔ جس میں عاجز اور بابو بدموچرن صاحب پٹنائک ایم۔ اے۔ اور مولوی شجاعت علی صاحب ایم۔ اے نے انگریزی زبان میں مولوی عبد الصمد صاحب مولوی عالم اور مولوی ابو اختر محمد اصغر صاحب مولوی فاضل نے اردو میں تقریریں کیں۔ آخر میں صاحب صدر نے ہندو اصحاب کو بانی اسلام کی سیرت پڑھکر فائدہ حاصل کرنے کی تلقین کی۔
(خاکسار سید ضیاء الحق ہیڈ ماسٹر ضلع بالیسر)

رکھ مور جھنگی (ڈیرہ غازیخان) خاکسار کے علاوہ دو معزز سنی و شیعہ حضرات نے سیرت خیر البشر پر تقریریں کیں۔ عاجز نے تمام مدعو شدہ اصحاب کو کھانا کھلایا۔ (خاکسار فیض اللہ خان احمدی)

سجوال (ہوشیارپور) چودہری عبد القادر صاحب نے تقریر کی۔

کھوجبہ (ہوشیارپور) شیخ نظام الدین صاحب کا لیکچر ہوا۔

کنگنہ (ہوشیارپور) حکیم نادر حسین صاحب نے تقریر کی۔

بلاچور (ہوشیارپور) چودہری عبد القادر صاحب و شیخ نظام الدین صاحب نے تقریریں کیں :۔

بنگہ (متصل بلاچور) چودہری محمد سلیمان صاحب کا لیکچر ہوا۔

لال پور (ہوشیارپور) شیخ نظام الدین صاحب کی تقریر ہوئی۔

محمود پور گاوڑی (ہوشیارپور) چودہری عبد القادر صاحب نے تقریر کی :۔

پونٹھ گڑھ (ہوشیارپور) چودہری عبد القادر صاحب نے تقریر کی :۔ (عبد السلام امیر جماعت کاٹھ گڑھ)

تونسہ۔ بنہ۔ رائے پور۔ کاٹھ گڑھ (ہوشیارپور) میں مستورات کے جلسے ہوئے۔ امیر بی بی صاحبہ اہلیہ خاکسار عبد السلام امیر جماعت کاٹھ گڑھ و امتہ القیوم صاحبہ و عظمت بی بی اور تاج بی بی صاحبہ نے تقریریں کیں (خاکسار عبد السلام امیر جماعت احمدیہ کاٹھ گڑھ)

شاہجہانپور:۔ بمکان حافظ سید مختار احمد صاحب بصدارت خان فدا حسین خان صاحب جلسہ منعقد ہوا جس میں خاکسار اور چودہری سردار خان صاحب نے مضامین پڑھے۔ حافظ صاحب موصوف نے تقریر کی۔ (خاکسار محمد میاں)

ہر و برج (کیمل پور) زیر صدارت لالہ ہر بھگوان داس صاحب سٹیشن ماسٹر برہان جلسہ منعقد ہوا۔ شیخ فضل کریم صاحب سٹیشن ماسٹر لارنس پورہ و خانصاحب نعمت اللہ صاحب برج انسپکٹر اور عیسے علی شاہ صاحب ڈرائیور کے لیکچر ہوئے (خاکسار چودہری نواب علی)

شتانی و تلونڈی (جالندھر) کے جلسوں میں میاں نصیر الدین صاحب اور نثار احمد صاحب نے تقریریں کیں۔ (فیروز الدین)

کھیوڑہ (جہلم) قاضی منظور الحق صاحب نے نظم پڑھی اور مہتہ محمد عمر صاحب نے تقریر کی (محمد ہاشم)

مواضعات محلانوالہ۔ دوجووال۔ موضع پھیسے۔ وڈالہ جوہل۔ جاٹی ونڈ۔ چک سکندر۔ وڈالہ ابن کلاں۔ اور **موضع بھڈیار** (ضلع امرتسر) میں جلسے ہوئے۔ مستری اللہ بخش صاحب بابو محمد اسمٰعیل خان صاحب۔ منشی فیض الحق خان صاحب میاں عبد الغفار خان صاحب۔ محمد حسن صاحب۔ میاں اللہ دتا صاحب مستری عباس محمد صاحب نے ان جلسوں میں تقریریں کیں :۔
(ڈاکٹر محمد منیر امیر جماعت احمدیہ بھڈیار)

لنگیری اور سرہال قاضیاں:۔ میاں نظام الدین صاحب، عبد الغنی صاحب منشی فتح الدین صاحب اور خاکسار نے تقریریں کیں۔ علاوہ مسلمانوں کے ہندو اور چمار بھی شریک جلسہ ہوئے :۔
(غلام قادر خان)

علی پور کھیڑہ (مین پوری) قاضی ظہیر الدین صاحب اور خاکسار نے الفضل کے خاص نمبر سے مضامین پڑھکر سنائے۔ اور مولوی عبد الحلیم خان صاحب نے تقریر کی۔ لالہ گردہاری لعل صاحب نے ایسے مفید جلسوں کے انعقاد کی وجہ سے مسلمانوں کو مبارکباد دی۔
(خاکسار کلیم الدین از علی پور یو۔ پی)

پٹیالہ (جلسہ مستورات) منشی احمد حسن صاحب کے مکان پر جلسہ منعقد ہوا۔ مستورات نے تقریریں کیں۔ اور اختتام جلسہ پر شیرینی تقسیم کی گئی۔ اس جلسہ میں بہت سی شرفاء مستورات کا اجتماع ہوگیا تھا۔ (سکرٹری لجنہ شہر پٹیالہ)

گوجرانوالہ:۔ زیر صدارت چودہری فتح الدین صاحب بی۔ اے پی۔ سی۔ ایس۔ ریٹائرڈ انسپکٹر مدارس جلسہ منعقد ہوا۔ سید اعجاز حسین شاہ صاحب بی۔ اے (وظیفہ) وکیل و دیوان منوہر لعل صاحب ایم۔ اے (کیمبرج) بیرسٹر ایٹ لاء اور خاکسار نے تقریریں کیں۔
خاکسار بشیر احمد ایڈووکیٹ

کولمبو (لنکا) زیر صدارت مسٹر مختار احمد صاحب جلسہ منعقد ہوا۔ مولوی ابراہیم صاحب۔ حسن صاحب۔ عبد المجید صاحب اور محی الدین صاحب نے تقریریں کیں :۔

نگمبو (لنکا) میں حسن صاحب کی زیر صدارت برادرم محمد صدیق صاحب نے تقریر کی :۔ (خاکسار عبد المجید)

دھوری کے جلسہ میں مولوی ظفر اسلام صاحب اور مولوی محمد علی صاحب نے تقریریں کیں۔ نظمیں بھی پڑھی گئیں۔ (خاکسار نواب اللہ خان پلیڈر)

یاڑی پورہ (کشمیر) زیر صدارت راجہ عطا محمد خان صاحب جامع مسجد میں جلسہ منعقد ہوا۔ مولوی عبد الرحمٰن صاحب اور صاحب صدر نے تقریریں کیں۔ منشی رحمت اللہ صاحب نے مضمون پڑھا۔ اور نعتیں نظمیں بھی پڑھی گئیں۔ حاضرین کی چائے سے دعوت کی گئی۔
(فضل الرحمٰن خان)

سارچور۔ ناصر کے۔ گھنیٹے کے بانگر (جالندھر) کے جلسوں میں خاکسار اور مہر صدر الدین صاحب کی تقریروں کے علاوہ نظمیں نعتیں بھی پڑھی گئیں :۔ (خاکسار مولا داد خان)

نیروبی (افریقہ) سیرت النبی پر کامیاب جلسہ ہوا۔ تمام فرقہائے اسلامیہ نے خاص دلچسپی سے حصہ لیا۔ اور جلسہ پر بہت عمدہ اثر ہوا۔ لیکچر کامیاب رہے۔ قاضی عبد السلام صاحب بھٹی اور منشی محمد سلطان صاحب (غیر احمدی) اور حکیم سید محمود اللہ شاہ صاحب نے اپنا تیار کردہ مضمون سنایا جو بہت

فیضِ عام میڈیکل ہال کی پہلی سالگرہ کی خوشی میں

نیز جلسہ سالانہ کی تقریب پر

مندرجہ ذیل ادویات میں جو کہ خدا کے فضل سے دن بدن مقبول عام ہو رہی ہیں۔ فی روپیہ ۴ر رعایت دی جائیگی۔ یہ رعایت محض اس لئے ہے۔ تاکہ دوست اس نادر موقعہ سے فائدہ اٹھا سکیں۔ ورنہ ہم نے قیمتیں پہلے ہی اس قدر کم رکھی ہیں۔ کہ اسمیں کمی کرنے کی بالکل گنجائش نہیں۔ لیکن تاہم اس خوشی کے موقعہ پر ۴ر فی روپیہ رعایت کر دی ہے۔ اور یہ رعایت صرف ۳۱ر دسمبر سنہ ۱۹۳۰ء تک ہے۔ ادویہ کی قیمتیں اصل دی گئی ہیں۔ رعایت کے لئے رعایت سالگرہ کا حوالہ دیجئے :-

شربت فولاد

عورتوں کیلئے اعلیٰ قسم فولاد اور دیگر قیمتی ادویہ کا کیمیائی طریق پر بنایا ہوا مفید مرکب ہے۔ کمزور عورتوں میں طاقت پیدا کرتا ہے چہرہ پر سرخی لاتا ہے حیض تکلیف سے آتا ہو یا اپنے وقت سے پہلے بند ہو گیا ہو۔ یا پھر معمول سے زیادہ آتا ہو انشاء اللہ بالکل درست ہو جاتا ہے مرض اٹھرا جیسی خطرناک مرض سے نجات دلا کر مایوس ماں کی گود بھر دیتا ہے۔ تندرست اور مضبوط بچہ پیدا کرتا ہے ماں کا دودھ بڑھا کر بچے کو غیر دودھ سے محفوظ رکھتا ہے ہسٹریا کا تیر بہدف علاج تسلیم کیا گیا ہے قیمت۔ ۷ خوراک ۲ر محصولڈاک ۸ر

کنگ آف ٹانکس (یعنی شہزور)

موسم سرما کیلئے ایک بے نظیر تحفہ ہے اگر آپ چاہتے ہوں۔ کہ کھوئی ہوئی طاقت دوبارہ حاصل ہو جائے۔ مایوسی کی حالت امید سے بدل جائے۔ دماغی اور اعصابی کمزوریوں کا سدباب ہو جائے۔ طبیعت میں جوش اور دل میں امنگ پیدا ہو۔ سردیوں میں چست رہیں معدہ اس قدر قوی ہو کہ سیروں دودھ گھی ہضم ہو جائے۔ تو ایک بار کنگ آف ٹانکس استعمال کریں۔ قیمت ایک ماہ کی خوراک للعہ نصف ماہ کی خوراک چار روپے (للعہ) محصولڈاک ۴ر

فیضِ عام منجن

ایک خوش ذائقہ خوش رنگ اور خوشبودار منجن ہے۔ دانتوں کو صاف اور چمکیلا بناتا ہے منہ کی بدبو دور کرتا ہے۔ اس کا استعمال دانتوں جیسی قیمتی چیز کو ہر بیماری سے محفوظ رکھتا ہے قیمت ایک شیشی ۴ر کم سے کم ایک روپیہ کا منگوائیں۔ جس کے لئے محصول ڈاک ۶ر

تیار کردہ :- فیضِ عام میڈیکل ہال قادیان (پنجاب)

باموقعہ قطعات اراضی فروخت ہوتے ہیں

۱۴ چودہ کنال کا ٹکڑا

میرے مکان واقعہ رقبہ بھینی بانگر کے متصل بجانب ریلوے سٹیشن ایک قطعہ ۱۴ کنال کا اکٹھا فروخت ہوتا ہے اس کا تقریباً ۳۰۰ فٹ فرنٹ ایک راستے پر ہے۔ جو گذرگاہ عام ہے۔ بالمقطع قیمت ۲۸۰۰ روپے۔ ۱۵۰۰ پیشگی قیمت دیگر باقی کے لئے سو روپیہ ماہوار کی قسط منظور کر لوں گا۔ تمام روپیہ یکدم ۲۷۰۰ قبول کر لوں گا ؛

ایک ایک کنال کے قطعات

اسی نواح میں ایک ایک کنال کے قطعات بھی فروخت ہوتے ہیں۔ ایک راستہ ہو تو قیمت دو سو روپے فی کنال۔ دو راستے ہوں تو ۲۵۰ روپے۔ ۴ کنال اکٹھی زمین لینے والے کو چار راستے ملیں گے ؛

چوہدری فتح محمد سیال ایم۔ اے قادیان ضلع گورداسپور

تپ دق

دنیا میں واحد سنیاسی علاج

عرصہ دراز سے حکما و ڈاکٹروں کے لاعلاج مریضوں پر تجربہ شدہ نسخہ ہے۔ جو کہ دم مسیحائی رکھتا ہے زیادہ تعریف فضول ہے صحت ہو کر خود ہی داد دے۔ پر بھی جو ہونگے سلامتی چاہتے ہو تو فوراً سنیاسی علاج کی طرف رجوع کیجئے لاگت دوائی فی نسخہ ۵ر

فاروقی سنیاسی احمدی سیالکوٹ

ہندوستان اور ممالک غیر کی خبریں

لنڈن ۲۶ نومبر۔ سول اینڈ ملٹری گزٹ کا نامہ نگار خصوصی رقمطراز ہے۔ اب یہ امر واضح ہوگیا ہے کہ ہندوؤں اور مسلمانوں کی گفت وشنید کی کمیٹی کو اپنے کام میں مشکلات درپیش ہیں۔ اور یہ لوگ اب تک پنجاب اور بنگال میں۔ تناسب نیابت کا مسئلہ حل کرنے کے لئے کوئی اصول وضع نہیں کرسکے۔ سردست یہ سمجھنا چاہیئے۔ کہ ہندوؤں اور مسلمانوں کی گفتگو ناکام رہی ہے۔ لیکن متحدہ برل نمائندے تمام مسئلے کو دوبارہ شروع کرنے کے لئے ابھی پرائیویٹ گفت وشنید کر رہے ہیں۔ اکثر مندوبین نے ملاقات کے دوران میں تسلیم کیا۔ کہ یہ مسئلہ صرف لنڈن میں ثالثی کے ذریعے سے حل ہوسکتا ہے۔ اور کہ ثالث حکومت کے سوا اور کوئی نہیں ہوسکتا

۲۶ نومبر کو جاپان میں زلزلہ کے جھٹکے ۳۰ منٹ تک جاری رہے۔ اور ایک وسیع رقبہ تک محسوس کئے گئے کئی مقامات پر آگ لگ گئی۔ اٹامی میں ابلتے ہوئے پانی کا چشمہ پھوٹ پڑا۔ جس کا پانی بہت زیادہ بلندی تک پہنچتا تھا۔ ذرائع رسل ورسائل کے انقطاع کی وجہ سے ابھی تفصیلات موصول نہیں ہوسکیں۔ لیکن اندازہ ہے۔ کہ ۹ سو آدمی ہلاک اور زخمی ہوئے

پریوی کونسل نے ان چار ہندوستانیوں کی درخواست مرافعہ مسترد کردی ہے۔ جنہیں گذشتہ مئی میں فسادات شولاپور کے سلسلے میں موت کی سزا ہوئی تھی

لنڈن ۲۸ نومبر۔ ویسٹ منسٹر کے مرکزی ہال میں دولت متحدہ ہندوستان کی لیگ کے زیر اہتمام آزادی ہند کی تائید وحمایت میں ایک شورانگیز جلسہ ہوا۔ جس میں دارالعوام کے بعض ارکان پر آوازے کسے گئے۔ حاضرین میں جو زیادہ تر کانگرس کی شاخ لنڈن کے ارکان پر مشتمل تھے۔ کئی مرتبہ فتنہ وفساد برپا ہوا۔ چند ایک کانگریسیوں نے سٹیج پر چڑھ کر پارلیمنٹ کے رکن مسٹر مارے صدر جلسہ پر حملہ کیا۔ اور دو دفعہ ان کے پیٹ میں چوٹ لگی۔ لیکن اس کے باوجود وہ برابر جلسے کی صدارت کرتے رہے "حکومت حزب العمال برباد" اور "اسیران میرٹھ کو رہا کردو" کے نعرے بلند ہوتے رہے۔ آخر پولیس نے آکر عارضی طور پر اس شوروغل کو فرو کیا۔ اور جلسہ نعروں کے درمیان برخواست ہوا

پشاور ۲۷ نومبر۔ ہندوستانی گندم کی موجودہ ارزانی کی وجہ سے حکومت افغانستان آٹے کی عظیم مقدار خرید کر اپنے ملک میں منگا رہی ہے

لنڈن ۲۷ نومبر۔ فرقہ وار مسئلے کا کوئی تصفیہ نہیں ہوا مخلوط انتخاب پر مسلمانوں کے اعتراض سے قطع نظر سکھ قوم کے نمائندوں نے ہر اس سکیم کی مخالفت کی ہے۔ جس کی رو سے پنجاب کے مسلمان سکھوں اور ہندوؤں کی متفقہ تعداد سے اکثریت میں آسکیں۔

ماسکو ۲۷ نومبر۔ ریمزن اور اس کے آٹھ ساتھیوں پر حکومت سوویٹ کے خلاف سازش کرنے کے الزام میں مقدمہ چل رہا ہے۔ ملزمین میں پروفیسر اور انجینئر بھی شامل ہیں۔ ریمزن نے عدالت کے کمرے میں اقبالی بیان پڑھنے میں سات گھنٹے صرف کئے۔ اس نے بیان کیا۔ کہ میں پانچ سال سے حکومت سوویٹ کا تختہ الٹنے کی سازش کر رہا تھا۔ اور غیر ملکی حکومتوں کی امداد سے مسلح بغاوت پیدا کرنا چاہتا تھا۔ موسیو پائنکارے۔ موسیو بریاں۔ مسٹر ونسٹن چرچل۔ سر ہنری ڈیٹرڈنگ اور عرب کا کرنل لارنس بھی اس سازش میں شامل ہیں۔

نئی دہلی ۲۷ نومبر۔ ہز مجسٹی ملک معظم نے سر عمر حیات خاں ٹوانہ کو اپنا اعزازی ایڈی کانگ مقرر کیا ہے۔ ۲۵ نومبر ۱۹۳۰ء کے لنڈن گزٹ میں اس تقرر کا اعلان کردیا گیا

دہلی ۲۶ نومبر۔ خان بہادر مولوی عبدالرحمن صاحب کا دہلی یونیورسٹی کے وائس چانسلر کے عہدے کے لئے کل انتخاب ہوگیا

چیف کمشنر صوبہ سرحد نے سائمن رپورٹ کے سلسلے میں اپنی رائے کا اظہار کرتے ہوئے تجویز پیش کی ہے۔ کہ صوبہ سرحد میں اصلاحات نافذ کرنے سے نقص امن اور فساد کا اندیشہ ہے۔ اگر اس صوبے کے باشندے کسی وجہ سے غیر مطمئن ہوں۔ تو وہ سرحدی قبائل کو اپنی امداد کے لئے بلا سکتے ہیں۔

دہلی ۲۴ نومبر۔ ہوائی جہازوں کے راستہ کے متعلق حکومت برطانیہ اور دولت ایران کے درمیان جو تنازعہ تھا۔ اس کا ابھی تک فیصلہ نہیں ہوا۔ موجودہ معاہدہ کی میعاد ایک سال کے بعد ختم ہو جائیگی

بمبئی ۲۸ نومبر۔ لارڈ ہارڈنگ سابق وائسرائے جو تین ماہ کی سیاحت کے لئے آئے ہیں۔ یہاں وارد ہوئے۔ آپ نے سیاسیات پر بحث کرنے سے پر زور الفاظ میں انکار کردیا۔ اور کہا۔ کہ میں ہندوستان میں پرانے احباب اور نیو دہلی کو دیکھنے آیا ہوں۔

بمبئی ۲۸ نومبر۔ آج صبح سر فلپ چیٹوڈ لیڈی اور مس چیٹوڈ کی معیت میں وائسرائے آف انڈیا کے ذریعے سے بمبئی پہنچ گئے۔ باب الہند پر آپ کا سرکاری استقبال کیا گیا۔ شاہی توپ خانے نے سلامی کے فائر کئے۔ اور گارڈ آف آنر نے ہتھیار پیش کئے۔

لنڈن ۲۷ نومبر۔ مسٹر بالڈون نے حکومت کے خلاف ملامت کا ووٹ پیش کرتے ہوئے کہا۔ کہ حکومت توسیع تجارت کے متعلق مؤثر تدابیر کرنے اور مستعمرات کی پیش کردہ تجاویز پر غور کرنے سے قاصر رہی ہے۔ تحریک ۲۴۳ کے مقابلہ میں ۲۹۹ آرا سے مسترد ہوگئی۔

پٹنہ ۲۴ نومبر۔ مقامی پولیس نے بعض مکانات پر چھاپے مارے۔ ایک ڈبہ میں ٹینس بال کے سائز کے دس بم اور کچھ جیلی کے بم سانچوں کے برآمد ہوئے۔

پشاور ۲۵ نومبر۔ جمرود میں جو جرگہ ہو رہا تھا۔ اس کے ٹوٹ جانے پر آفریدی خلافتیوں کے گروہ کھجوری میدان کی غاروں میں آداخل ہوئے۔ اور ان کا مقصد یہ ہے۔ کہ کھجوری میدان میں سڑک تعمیر کرنے والوں کی حفاظت کے لئے جو پہرے تعینات کئے گئے ہیں۔ ان پر حملہ کیا جائے

لنڈن ۲۷ نومبر۔ معتبر ذرائع سے معلوم ہوا ہے۔ کہ لارڈ گوریل کے سامنے یہ سوال پیش کیا گیا ہے کہ آیا وہ بطور وائسرائے ہندوستان جانے کے امکان پر غور کرینگے۔ گمان غالب ہے۔ کہ جواب ہاں میں ہی ہوگا

لاہور ۲۲ نومبر۔ جدید مقدمہ سازش کا مکمل چالان ٹریبونل میں پیش ہوچکا ہے۔ گرفتار شدہ ملزموں کے علاوہ دیگر جن مفرور بتلائے جاتے ہیں۔ عدم حاضری کی صورت میں ان کی جائیداد ضبط کرلی جائے

مقدمہ سازش لاہور کے مفرور ملزم پنڈت یشپال کی گرفتاری کے لئے دس ہزار روپیہ انعام رکھا گیا تھا۔ پولیس کے آدمی اس کی تلاش میں سکھر پہنچے۔ اور عزیز آباد گوارڈوں میں اس کا سراغ لگالیا۔ اور تعاقب کیا۔ یشپال نے پولیس پر گولی چلائی۔ پولیس نے بھی اس کے جواب میں گولی چلائی۔ مگر وہ قابو نہ آسکا۔ لیکن اس واقعہ کے تیسرے دن وہ روہڑی اور سکھر کے درمیان پل کے نزدیک گرفتار کرلیا گیا۔

بنگال کے جیل خانوں کے قوانین میں ایک نئے قانون کا اضافہ کیا گیا ہے۔ جس کی رو سے حکام جیل کو اختیار دے دیا جائیگا۔ کہ وہ جیل خانہ کی چار دیواری کے باہر بجلی کی تاروں کی باڑ لگادیں تاکہ قیدی جیل خانوں سے بھاگ کر باہر نہ نکلنے پائیں۔ تاروں میں ہر وقت برقی رو رہے گی۔ جسے پکڑتے ہی آدمی ہلاک ہوجائیگا

لاہور ۲۷ نومبر۔ اپریل گذشتہ میں خالصہ کالج امرتسر میں کالج ہوسٹل کے اندر یک لخت بم پھٹنے کا واقعہ ہوا تھا۔ اس سلسلے میں امرتسر کے سشن جج نے ایک نوجوان اجاگر سنگھ کو سزائے موت دی۔ اجاگر سنگھ کی طرف سے ہائی کورٹ میں اپیل دائر کی گئی۔ آج بنچ نے اس اپیل کا فیصلہ سنا دیا۔ اور اجاگر سنگھ کو بالکل بری کردیا

لنڈن ۲۱ نومبر۔ فری پریس کے نمائندہ لنڈن کو معلوم ہوا ہے۔ کہ حکومت ہند اپنی یادداشت میں محکمۂ مال کو مجلس وضع قوانین ہند کے حوالے کرنے پر اعتراضات کے باوجود اب رضامند ہوچکی ہے۔ کہ محکمۂ مال کو جمہور کے اختیارات میں دیدے۔ البتہ وہ اس میں چند ضروری تحفظات کا بندوبست کریگی

امرتسر ۲۲ نومبر۔ یہاں سے انگریزی کا ایک ہفتہ وار اخبار جیل ریویو سردار گورنخش سنگھ نارنگ کے زیر ادارت عنقریب شائع ہونے والا ہے۔ اس اخبار میں زیادہ تر قیدیوں کی تکالیف بیان کرکے ان پر تبصرہ کیا جائے گا

(عبدالرحمن قادیانی پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس قادیان میں چھاپ کر مالکان کے لئے قادیان سے شائع کیا)